ان اللہ لا یغیر ما بقوم حتی یغیروا ما بانفسہم

تاریخہائے اشاعت

۷ - ۱۴ - ۲۱ - ۲۸

الحکم

ایڈیٹر شیخ یعقوب علی تراب احمدی

چہ گویم با تو گر آئی چہا در قادیان بینی
دوا بینی شفا بینی غرض دار الامان بینی

رجسٹرڈ ایل نمبر ۷

نرخ قیمت جو ہر حال میں پیشگی لی جائے گی؟

عام سے	۵ر
...ں سے	۱۰ر
...ستان سے باہر	۶ر
غیر مذاہب اور غیر مستطیع احباب سے	۳ر ۱۲ر

نمبر ۴ | قادیان دار الامان مورخہ ۷ - فروری ۱۹۱۱ء مطابق ۷ محرم الحرام ۱۳۲۸ ہجری | جلد ۱۴

احمدی اور انکا مذہب

ما مسلمانیم از فضل خدا ۰ مصطفٰے ما را امام و پیشوا

الحمد للہ کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے توفیق دی کہ مین مندرجہ عنوان کتاب کو الحکم کیساتھ کتابی صورت مین شایع کرون - مین اس کتاب کی ضرورت ایک عرصہ سے محسوس کر رہا تھا مگر بعض اسباب کے میسر نہ آنیکی وجہ سے یہ معرض التوا مین ہی اس کتاب کی اشاعت سے میرا مقصد احمدیت کے درخشان اور منور چہرہ کو دنیا کے سامنے دکھانا ہے - تاکہ وہ لوگ جو غلطی اور غلط فہمی سے احمدیت کو اسلام کے خلاف کوئی جدید شے سمجھتے ہین انہین معلوم ہو جاوے کہ احمدیت وہی اسلام ہے - جو ابو الملۃ حضرت سیدنا ابراہیم علیہ السلام کی دعا کے اعظم سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے دنیا کو دیا ہے - مین اس کتاب کو بصورت کتاب ہی شایع کرنا چاہتا تھا مگر وقتی ضرورتیں داعی ہین کہ اسے اخبار کے ساتھ ہی شایع کیا جاوے جس نیت اور غرض سے ایڈیٹر الحکم نے اسکے شایع کرنیکا اہتمام کیا ہے اللہ کے فضل سے اس مین وہ اگر کامیاب ہو گیا تو اسکی نجات کے لئے یہی ایک ذریعہ کافی ہو گا -

اس کتاب کی تالیف مین مینے یہ التزام کیا ہے کہ جو کچھ لکھا جاوے وہ حضرت حجۃ اللہ حضرت مسیح موعود یا حضرت خلیفۃ المہدی سیدنا نور الدین مد ظلہ العالی ہی کی تصنیفات یا تالیفات سے استشہاد کر کے لکھا جاوے -

مین ان علماء کی خدمت مین نہایت ادب اور منت سے التماس کرتا ہون جنہون نے ہمارے کفر پر زور دیا ہے کہ وہ للہ فی اللہ تقویٰ اور خشیت سے کام لیکر ان اوراق کو پڑھین اور اگر انہون نے فتویٰ کفر مین غلطی کھائی ہے - اور یقیناً کھائی تو وہ بشرح صدر اس سے رجوع کرین کہ علماء ربانی کی یہی شان ہے -

اسکے بعد مین سرپرستان الحکم کی خدمت مین التماس کرنا چاہتا ہون کہ وہ اس مفید اور ضروری کام کی اشاعت مین پوری مدد دین -

اسلیئے کہ احمدیت کے دامن کو کفر کے ناپاک داغ سے جو سراسر ظلم کی راہ سے اس پر لگایا جاتا ہے پاک کرنا ہم سب کا کام ہے!

احمدیت کے قبول کرنے مین لوگونکو جن مشکلات اور ٹھوکرونکا خوف ہے - انمین سب سے بڑی ٹھوکر یہی علماء کا کفر نامہ ہے جو عوام کو ہماری تصنیفات کے پڑھنے سے روکتا ہے - اسلیئے اگر حقیقت احمدیت صاف طور پر واضح ہو جاوے تو مین سمجھتا ہون کہ یہ روک بھی اٹھ جاوے یہ خیال کر لینا کہ ان فتاویٰ کفر نے ہمارا کیا بگاڑا ہے - اور اسے بھی ... سمجھ سکتے ایک قسم کی غلطی ہے کم از کم ایک مخلوق کو اسنے ہماری تالیفات کے پڑھنے سے روک رکھا ہے اور اس طرح اشاعت و تبلیغ اسلام کا کام جو متحد طاقت سے ہونا چاہیئے نہین ہوتا - اسلیئے اگر یہ خیال عام طور پر دور ہو جاوے تو خدا کے فضل سے بعید نہین کہ مسلمان اس ضرورت کو سمجھ لین اور اشاعت اسلام کا کام وسیع پیمانہ پر ہو پس اس مقصد اور نیت سے اسکی عام اشاعت کی ضرورت ہے اگر ہر ایک خریدار اس حسن نیت کیساتھ ایک ایک پرچہ الحکم کا غیر احمدی لوگون مین جاری کرا دے تو اس کتاب کی اشاعت پورے طور پر ہو جاوے مین ایسے تمام اخبارات عہ سالانہ قیمت پر جاری کرونگا اور اگر کسی کے ذریعہ ایک نسخہ بھی پہنچ جاوے تو ہم اسکے تہ دل سے ممنون ہین۔

مطبع نور احمدیہ مین باہتمام شیخ یعقوب علی صاحب مالک ایڈیٹر کے چھپ کر شائع ہوا ، کتبہ عافر ...

حضرت مسیح موعود کے کلمات طیبات

"دعا اور تدبیر"

خدا تعالیٰ کا قانون قدرت جو ہماری نظر کے سامنے ہے ہمیں بتلا رہا ہے۔ کہ سلسلہ تدابیر اور معالجات کا طلب اور استدعا سے وابستہ ہے۔ یعنی جب ہم فکر کے ذریعہ سے یا کسی اور جستجو کے ذریعہ سے کسی تدبیر اور علاج کو طلب کرتے ہیں۔ یا اگر ہم طلب کرنے میں احسن طریق کا ملکہ نہ رکھتے ہوں یا اگر اس میں کامل نہ ہوں تو مثلاً اس غور و فکر کے لیے کسی ڈاکٹر کو منتخب کرتے ہیں۔ اور وہ ہمارے لیے اپنی فکر اور غور کے وسیلہ سے کوئی احسن طریق ہماری شفا کا سوچتا ہے۔ تب اس کو قانون قدرت کی مد کے اندر کوئی طریق سوجھ جاتا ہے۔ جو کسی درجہ تک ہمارے لئے مفید ہوتا ہے سو وہ طریق جو ذہن میں آتا ہے۔ وہ درحقیقت اس خوض اور غور اور فکر اور توجہ کا نتیجہ ہوتا ہے جس کو ہم دوسرے لفظوں میں دعا کہہ سکتے ہیں کیونکہ فکر اور غور کے وقت جبکہ ہم ایک مخفی امر کی تلاش میں نہایت عمیق دریا میں اتر کر ہاتھ پیر مارتے ہیں تو ہم ایسی حالت میں بزبان حال اس اعلیٰ طاقت سے فیض طلب کرتے ہیں جس سے کوئی چیز پوشیدہ نہیں غرض جب ہماری روح ایک چیز کے طلب کرنے میں بڑی سرگرمی اور سوز و گداز کے ساتھ مبدء فیض کی طرف ہاتھ پھیلاتی ہے اور اپنے تئیں عاجز پا کر فکر کے ذریعہ سے کسی اور جگہ سے روشنی ڈھونڈتی ہے تو درحقیقت ہماری وہ حالت بھی دعا کی ایک حالت ہوتی ہے۔ اسی دعا کے ذریعہ سے دنیا کی کل حکمتیں ظاہر ہوئی ہیں اور ہر ایک بیت العلم کی کنجی دعا ہی ہے اور کوئی علم اور معرفت کا دقیقہ نہیں جو بغیر اس کے ظہور میں آیا ہو ہمارا سوچنا اور ہمارا فکر کرنا اور ہمارا طلب امر مخفی کیلئے خیال کو دوڑانا **یہ سب امور دعا ہی میں داخل ہیں** صرف فرق یہ ہے کہ عارفوں کی دعا آداب معرفت کے ساتھ وابستہ ہوتی ہے۔ اور ان کی روح مبدء فیض کو شناخت کر کے بصیرت کے ساتھ اس کی طرف ہاتھ پھیلاتی ہے۔ اور محجوبوں کی دعا صرف ایک سرگردانی ہے۔ جو فکر اور غور اور طلب اسباب کے رنگ میں ظاہر ہوتی ہے۔ وہ لوگ جن کو خدا تعالیٰ سے ربط معرفت نہیں اور نہ اس پر یقین ہے وہ بھی غور اور فکر کے وسیلہ سے یہی چاہتے ہیں کہ غیب سے کوئی کامیابی کی بات ان کے دل میں پڑ جائے اور ایک عارف دعا کرنے والا بھی اپنے خدا سے یہی چاہتا ہے کہ کامیابی کی راہ اس پر کھلے لیکن محجوب جو خدا تعالیٰ سے ربط نہیں رکھتا وہ مبدء فیض کو نہیں جانتا اور عارف کی طرح اس کی طبیعت بھی سرگردانی کے وقت ایک اور جگہ سے مدد چاہتی ہے۔ اور اسی سے مدد پانے کے لئے وہ فکر کرتا ہے۔ مگر عارف اس مبدء کو دیکھتا ہے اور یہ تاریکی میں چلتا ہے۔ اور نہیں جانتا کہ جو کچھ فکر اور خوض کے بعد دل میں پڑتا ہے۔ وہ بھی خدا تعالیٰ کی طرف سے ہوتا ہے۔ اور خدا تعالیٰ متفکر **کے فکر کو بطور دعا قرار دیکر** بطور قبول دعا اس علم کو فکر کرنے والے کے دل میں ڈالتا ہے۔ غرض جو حکمت اور معرفت کا نکتہ فکر کے ذریعہ سے دل میں ڈالتا ہے۔ وہ بھی خدا سے آتا ہے۔ اور فکر کرنے والا اگرچہ نہ سمجھے مگر خدا تعالیٰ جانتا ہے۔ کہ وہ مجھ سے ہی مانگ رہا ہے سو آخر خدا سے اس مطلب کو پاتا ہے۔ اور جیسا کہ میں نے ابھی بیان کیا ہے۔ یہ طریق طلب روشنی اگر علیٰ وجہ البصیرت اور ہادی حقیقی کی شناخت کیساتھ ہو تو عارفانہ دعا ہے۔ اور اگر صرف فکر اور خوض کے ذریعہ سے یہ روشنی نامعلوم مبدء سے طلب کی جائے۔ اور منور حقیقی کی ذات پر کامل نظر نہ ہو تو وہ محجوبانہ دعا ہے۔

اب اس تحقیق سے تو یہی ثابت ہوا۔ کہ تدبیر کے پیدا ہونے سے پہلا مرتبہ دعا کا ہے۔ جس کو قانون قدرت نے **ہر ایک بشر کیلئے ایک امر لابدی** اور ضروری ٹھہرا رکھا ہے۔ اور ہر ایک طالب مقصود کو طبعاً اس پل پر سے گزرنا پڑتا ہے۔ پھر جائے شرم ہے۔ کہ کوئی ایسا خیال کرے کہ دعا اور تدبیر میں کوئی تناقض ہے۔ دعا کرنے سے کیا مطلب ہوتا ہے یہی تو ہوتا ہے کہ وہ عالم الغیب جس کو دقیق در دقیق تدبیریں معلوم ہیں کوئی احسن تدبیر دل میں ڈالے یا بوجہ خالقیت اور قدرت **اپنی طرف سے پیدا کرے** پھر دعا اور تدابیر میں تناقض کیونکر ہوا۔
علاوہ اس کے جیسا کہ تدبیر اور دعا کا باہمی رشتہ قانون قدرت کی شہادت سے ثابت ہوتا ہے۔ ایسا ہی صحیفہ فطرت کی گواہی سے بھی یہی ثبوت ملتا ہے۔ جیسا کہ دیکھا جاتا ہے کہ انسانی طبائع کسی مصیبت کے وقت جس طرح تدبیر اور علاج کی طرف مشغول ہوتی ہیں ایسا ہی طبعی جوش سے دعا اور صدقہ اور خیرات کی طرف جھکجاتی ہیں اگر دنیا کی تمام قوموں پر نظر ڈالی جائے تو معلوم ہوتا ہے کہ اب تک **کسی قوم کا کانشنس** اس متفق علیہا مسئلہ کے برخلاف ظاہر نہیں ہوا۔ پس یہی ایک روحانی دلیل اس بات پر ہے۔ کہ انسان کی شریعت باطنی نے بھی قدیم سے تمام قوموں کو یہی فتویٰ دیا ہے۔ کہ وہ دعا کو اسباب اور تدابیر سے الگ نہ کریں **بلکہ دعا کے ذریعہ سے تدابیر کو تلاش کریں** غرض دعا اور تدبیر انسانی کے دو طبعی تقاضے ہیں۔ کہ جو قدیم سے اور جبسے کہ انسان پیدا ہوا ہے۔ دو حقیقی بھائیوں کی طرح انسانی فطرت کے خادم چلے آئے ہیں۔ اور تدبیر دعا کے لیئے بطور محرک اور جاذب کے ہے اور انسان کی سعادت اسی میں ہے۔ کہ وہ تدبیر کرنے سے پہلے دعا کیساتھ مبدء فیض سے مدد طلب کرے تا اس چشمہ لازوال سے روشنی پا کر عمدہ تدبیریں میسر آ سکیں ✤

✤ حاشیہ: آجکل مسلمانوں میں ایک ایسا گروہ بھی پایا جاتا ہے جو کہتے ہیں کہ دعا کچھ چیز نہیں ہے اور قضاء و قدر بہرحال وقوع میں آتی ہے۔ لیکن افسوس کہ یہ لوگ نہیں سمجھتے کہ باوجود سچائی مسئلہ قضاء و قدر کے پھر بھی خدا تعالیٰ کے قانون قدرت میں بعض آفات کے دور کرنے کے لئے بعض چیزوں کو سبب ٹھہرا رکھا ہے۔ جیسا کہ پانی یا آگ کے بجھانے کے لئے اور دوائی بیماری کے دور کرنے کیلئے قدرتی اسباب ہیں۔ پھر کیوں اس بات سے تعجب کیا جائے کہ دعا بھی حاجت برآری کیلئے خدا تعالیٰ کے قانون قدرت میں ایک سبب ہے۔ جس میں قدرت حق نے فیوض الٰہی کے جذب کرنے کیلئے ایک قوت رکھی ہے۔ ہزارہا عارفوں راستبازوں کا تجربہ گواہی دے رہا ہے۔ کہ درحقیقت دعاؤں میں ایک قوت جذب ہے۔ اور ہم بھی اپنی کتابوں میں اس بارہ میں اپنی ذاتی تجارب لکھ چکے ہیں۔ اور تجربہ سے بڑھکر اور کوئی ثبوت نہیں۔ اگرچہ یہ سچ ہے کہ قضاء و قدر میں پہلے سب کچھ قرار پا چکا ہے۔ مگر جس طرح یہ قرار پا چکا ہے۔ کہ فلاں شخص بیمار ہوگا اور پھر یہ دوا استعمال کریگا تو وہ شفا پا جائیگا اسی طرح یہ بھی قرار پا چکا ہے۔ کہ فلاں مصیبت زدہ اگر دعا کریگا تو قبولیت دعا سبب اس کی نجات کے لئے پیدا کئے جائینگے اور تجربہ گواہی دے رہا ہے۔ کہ جس جگہ خدا تعالیٰ کے فضل سے یہ اتفاق ہو جاتا ہے کہ بہمہ شرائط دعا ظہور میں آوے وہ کام ضرور ہو جاتا ہے۔ اسی کی طرف قرآن شریف کی یہ آیت اشارہ فرما رہی ہے۔ ادعونی استجب لکم یعنی تم میرے حضور میں دعا کرتے رہو آخر میں قبول کرونگا تعجب کہ جس حالت میں باوجود قضاء و قدر کے مسئلہ پر یقین رکھنے کے تمام لوگ بیماریوں میں ڈاکٹروں کی طرف رجوع کرتے ہیں تو پھر دعا کا ہی کیوں وہ قیاس نہیں کرتے

گورنمنٹ برطانیہ اور سلسلہ عالیہ احمدیہ

نمبر دوم

انگریز ایک ایسی قوم ہے جنکو خدا تعالیٰ دن بدن اقبال اور دولت اور عقل اور دانش کیطرف کھینچنا چاہتا ہے۔ اور جو سچائی اور راستبازی اور انصاف میں روز بروز ترقی کرتے جاتے ہیں اور علوم جدیدہ اور قدیمہ کا تو گویا ایک چشمہ ہیں اسلیئے امید قوی ہے۔ کہ خدا تعالیٰ یہ دولت بھی انہیں دیگا بلکہ میری دانست میں تو دلوں کو اندر ہی اندر دیدی ہے بہرحال جبکہ ہمارے نظام مدنی اور امور دنیوی میں خدا تعالیٰ نے اس قوم سے ہمارے لیئے گورنمنٹ قایم کی اور ہم نے اس گورنمنٹ کے وہ احسان دیکھے جنکا شکر کرنا کوئی سہل بات نہیں اسلیئے ہم اپنی معزز گورنمنٹ کو یقین دلاتے ہیں کہ ہم اس گورنمنٹ کے اسی طرح مخلص اور خیر خواہ ہیں جسطرح کہ ہمارے بزرگ تھے۔ ہمارے ہاتھ بجز دعا کے اور کیا ہے سو ہم دعا کرتے ہیں کہ خدا تعالیٰ اس گورنمنٹ کو ہر یک شر سے محفوظ رکھے اور اسکے دشمن کو ذلت کیساتھ پسپا کرے خدا تعالیٰ نے ہم پر محسن گورنمنٹ کا شکر ایسا ہی فرض کیا ہے جیسا کہ اسکا شکر کرنا سو اگر ہم اس محسن گورنمنٹ کا شکریہ ادا نہ کریں یا کوئی شر اپنے ارادہ میں رکھیں تو ہم نے خدا تعالیٰ کا شکر ادا نہیں کیا کیونکہ خدا تعالیٰ کا شکر اور کسی محسن گورنمنٹ کا شکر جسکو خدا تعالیٰ نے اپنے بندوں کو بطور نعمت کے عطا کرے درحقیقت یہ دونوں ایک ہی چیز ہیں اور ایک دوسرے سے وابستہ ہیں اور ایک کے چھوڑنے سے دوسری کا چھوڑنا لازم آجاتا ہے بعض احمق اور نادان سوال کرتے ہیں کہ **اس گورنمنٹ سے جہاد کرنا درست ہے یا نہیں سو یاد رہے کہ یہ سوال اُن کا نہایت حماقت کا ہے کیونکہ جس کے احسانات کا شکر کرنا عین فرض اور واجب ہے۔ اس سے جہاد کیسا میں سچ کہتا ہوں کہ محسن کی بدخواہی کرنا ایک حرامی اور بدکار آدمی کا کام ہے۔** سو میرا مذہب جسکو میں بار بار ظاہر کرتا ہوں یہی ہے کہ اسلام کے دو حصے ہیں ایک یہ کہ خدا تعالیٰ کی اطاعت کریں دوسرا اس سلطنت کی جس نے امن قائم کیا ہو جس نے ظالموں کے ہاتھ سے اپنے سایہ میں ہمیں پناہ دی ہو سو وہ سلطنت حکومت برطانیہ ہے۔ اگرچہ یہ سچ ہے کہ ہم یورپ کی قوموں کے ساتھ اختلاف مذہب رکھتے ہیں اور ہم برگزیدہ خدا تعالیٰ کی نسبت وہ باتیں پسند نہیں رکھتے جو انہوں نے پسند کی ہیں لیکن ان مذہبی امور کو رعیت اور گورنمنٹ کے رشتہ سے کچھ علاقہ نہیں خدا تعالیٰ ہمیں صاف تعلیم دیتا ہے کہ جس بادشاہ کے زیر سایہ امن کیساتھ بسر کرو اسکے شکر گذار اور فرمانبردار بنے رہو سو اگر ہم گورنمنٹ برطانیہ سے سرکشی کریں تو گویا اسلام اور خدا اور رسول سے سرکشی کرتے ہیں اس صورت میں ہم سے زیادہ بددیانت کون ہوگا۔ کیونکہ خدا تعالیٰ کے قانون اور شریعت کو ہم نے چھوڑ دیا۔

ہمارا سچا اور صحیح مذہب جس پر ہمیں یہ لوگ کافر ٹھہراتے ہیں یہ ہے کہ مہدی کے نام پر آنیوالا کوئی نہیں ہاں مسیح موعود آگیا مگر کوئی تلوار نہیں چلیگی۔ اور امن سے اور سچائی سے اور محبت سے زمانہ توحید کی طرف ایک پلٹا کھائیگا اور وہ وقت آتا ہے۔ بلکہ قریب ہے کہ زمین پر نہ رامچندر پوجا جائیگا اور نہ کرشن اور نہ حضرت مسیح علیہ السلام اور سچے پرستار اپنے حقیقی خدا کی طرف رجوع کر لینگے اور یاد رہے کہ جس بادشاہ کے زیر سایہ ہم بامن زندگی بسر کریں اس کے حقوق کو نگاہ رکھنا فی الواقعہ خدا کے حقوق ادا کرنا ہے اور جب ہم بادشاہ کی دلی صدق سے اطاعت کرتے ہیں تو گویا ساتھ ہی عبادت کر رہے ہیں۔ کیا اسلام کی یہ تعلیم ہو سکتی ہے کہ ہم اپنے محسن سے بدی کریں اور جو ہمیں ٹھنڈے سایہ میں جگہ دے اسپر آگ برسا دیں۔ اور جو ہمیں روٹی دے اسے پتھر ماریں ایسے انسان سے اور کون زیادہ بدذات ہوگا جو کہ احسان کرنیوالے کیساتھ بدی کا خیال دل میں لاوے۔

میں گورنمنٹ عالیہ کو یقین دلاتا ہوں کہ یہ فرقہ جدیدہ جو برٹش انڈیا کے اکثر مقامات میں پھیل گیا ہے جس کا میں پیشوا اور امام ہوں گورنمنٹ کے لیئے **ہرگز خطرناک نہیں ہے**۔ اور اسکے اصول ایسے پاک اور صاف اور امن بخش اور صلحکاری کے ہیں۔ کہ تمام اسلام کے موجودہ فرقوں میں اسکی نظیر گورنمنٹ کو نہیں ملیگی جو ہدایتیں اس فرقہ کے لیئے میں نے مرتب کی ہیں۔ جنکو میں نے اپنے ہاتھ سے لکھکر اور چھاپکر ہر ایک مرید کو دیا ہے کہ انکو اپنا دستور العمل رکھے وہ ہدایتیں میرے اس رسالہ میں درج ہیں جو ۱۲ جنوری ۱۸۸۹ء میں چھپکر عام مریدوں میں شائع ہوا ہے جسکا نام **تکمیل تبلیغ معہ شرائط بیعت*** ہے جسکی ایک کاپی اسی زمانہ میں گورنمنٹ میں بھی بھیجی گئی تھی ان ہدایتوں کو پڑھکر اور ایسا ہی دوسری ہدایتوں کو دیکھکر جو وقتاً فوقتاً چھپ کر مریدوں میں شائع ہوتی ہیں۔ گورنمنٹ کو معلوم ہوگا کہ کیسے امن بخش اصولوں کی اس جماعت کو تعلیم دیجاتی ہے۔ کہ کس طرح انکو بار بار تاکیدیں کی گئی ہیں کہ وہ گورنمنٹ برطانیہ کے سچے خیر خواہ اور مطیع رہیں اور تمام بنی نوع کیساتھ بلا امتیاز مذہب و ملت کے انصاف اور رحم اور ہمدردی سے پیش آویں۔ یہ سچ ہے کہ میں کسی ایسے مہدی قریشی خونی کا قایل نہیں ہوں جو دوسرے مسلمانوں کے اعتقاد میں بنی فاطمہ سے ہوگا۔ اور زمین کو کفار کے خون سے بھر دیگا میں ایسی حدیثوں کو صحیح نہیں سمجھتا اور محض ذخیرہ موضوعات جانتا ہوں ہاں میں اپنے نفس کیلئے اس مسیح موعود کا ادعا کرتا ہوں جو حضرت عیسیٰ کی طرح غربت کے ساتھ زندگی بسر کریگا اور لڑائیوں اور جنگوں سے بیزار ہوگا اور نرمی اور صلحکاری اور امن کیساتھ قوموں کو اس سچے ذوالجلال خدا کا چہرہ دکھلائیگا۔ جو اکثر قوموں سے چھپ گیا ہے میرے اصولوں اور اعتقادوں اور ہدایتوں میں کوئی امر جنگجوئی اور فساد کا نہیں اور میں یقین رکھتا ہوں کہ جیسے جیسے میرے مرید بڑھینگے ویسے ویسے مسئلہ جہاد کے معتقد کم ہوتے جائینگے کیونکہ مجھے مسیح اور مہدی مان لینا ہی مسئلہ جہاد کا انکار کرنا ہے۔ میں بار بار اعلان کر چکا ہوں کہ میرے بڑے اصول پانچ ہیں **اول** یہ کہ خدا تعالیٰ کو وحدہ لا شریک اور ہر ایک منقصت موت اور بیماری اور لاچاری اور درد اور دکھ اور دوسری نالایق صفات سے پاک سمجھنا **دوسرے** یہ کہ خدا تعالیٰ کے سلسلہ نبوت کا خاتم اور آخری شریعت لانیوالا اور **نجات کی حقیقی راہ** بتلانیوالا حضرت سیدنا و مولانا محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو یقین رکھنا **تیسرے** یہ کہ دین اسلام کی دعوت محض دلائل عقلیہ اور آسمانی نشانوں سے کرنا اور خیالات غازیانہ اور جہاد اور جنگجوئی کو اس زمانہ کے لیئے قطعی طور پر حرام اور ممتنع سمجھنا اور ایسے خیالات کے پابند کو صریح غلطی پر قرار دینا **چوتھے** یہ کہ اس گورنمنٹ محسنہ کی نسبت جس کے ہم زیر سایہ ہیں یعنے گورنمنٹ انگلشیہ کوئی مفسدانہ خیالات دل میں نہ لانا اور خلوص دل سے اسکی اطاعت میں مشغول رہنا

* ان شرائط بیعت میں سے چند شرطوں کی یہاں نقل کیجاتی ہے۔ شرط دوم یہ کہ جھوٹ اور زنا اور بدنظری اور ہر ایک فسق و فجور اور ظلم اور خیانت اور فساد اور بغاوت کے طریقوں سے بچتا رہیگا اور نفسانی جوشوں کے وقت انکا مغلوب نہیں ہوگا اگرچہ کیسا ہی جذبہ پیش آوے۔ شرط چہارم یہ کہ عام خلق اللہ کو عموماً اور مسلمانوں کو خصوصاً اپنے نفسانی جوشوں سے کسی طرح کی ناجائز تکلیف نہیں دیگا نہ زبان سے نہ ہاتھ سے اور نہ کسی اور طرح سے۔ شرط نہم یہ کہ عام خلق اللہ کی ہمدردی میں محض للہ مشغول رہیگا اور جہاں تک بس چل سکتا ہے اپنی خداداد طاقتوں اور نعمتوں سے بنی نوع کو فائدہ پہنچاویگا۔

[illegible]

مسلم لیگ کا اجلاس دھلی مین

اسسال آل انڈیا مسلم لیگ کا اجلاس دہلی مین جنوری کی آخری تاریخوں مین ہوا ۔ یہ جلسہ جس کامیابی اور خوش اسلوبی کے ساتھہ ختم ہوا وہ بزرگان دہلی کے اخلاص اور توجہ کا نتیجہ ہے ۔ اور اس کامیابی کے لیے حاذق الملک حافظ حکیم محمد اجمل خانصاحب خصوصیت سے مسلمانونکی دلی شکرگزاری کے قابل ہین۔

مسلم لیگ مسلمانون کی پولٹیکل ضروریات کے تحفظ کیلیے قایم کیا گیا ہے ۔ اسلیے اس جلسہ مین مسلمانونکی مذہبی ضروریات پر بحث یا لحاظ نہ ہونا ایک طبعی امر ہے تاہم یہ امر بہرحال خوشی سے دیکھا جائیگا ۔ کہ اس اجلاس کا افتتاح قرآن مجید کی تلاوت سے ہوا ۔ جو مولوی سید احمد صاحب امام جامع مسجد دہلی نے فرمائی ۔

مسلم لیگ کے اس اجلاس کو جو خصوصیت حاصل ہے وہ یہ ہے کہ اس اجلاس کی روح رواں جو تقریرین ہین ان مین بالاتفاق دو باتون پر بہت بڑا زور دیا گیا ہے ۔

ایک ہندو مسلمانون کے اتحاد کے متعلق دوسرے انارکزم اور بغاوت کے استیصال کے متعلق مسلم لیگ کے اس اجلاس کی کارروائی کو جب ہندو کانفرنس لاہور کی روئیداد سے مقابلہ کیا جاتا ہے تو مسلمانون کے دنیوی لیڈرون کی یہہ فراخ حوصلگی قابل قدر اور قابل تعریف معلوم ہوتی ہے کہ انہوں نے نہایت کشادہ دلی سے ہندوؤں کو اغراض مشترکہ کیلیے ملکر کام کرنیکی تحریک کی مگر اسکے ساتھہ ہی یہ بھی ظاہر کر دیا کہ وہ اغراض مشترکہ تاج برطانیہ کی مخالفت کی نہ ہون ۔ چنانچہ حاذق الملک نے اپنی تقریر خیر مقدم کے ضمن مین کہا ۔

"ہندو مسلمانون کے درمیان دوستانہ تعلقات قایم ہونے چاہیں ۔ پابند قانون اور وفادار تاج ہندوستان کی تمام ساعی مین جو وہ اہل ہند کی بہبودی و ترقی مین کر رہے ہین مسلمان دل سے ساتھہ دینے اور مدد کرنیکو تیار ہین بشرطیکہ یہ کوششیں ہندوستان کو علم برطانیہ کی حفاظت سے محروم کرنیکی طرف مایل نہون"

اسی طرح ہز ہائینس سر آغا خان صاحب بالقابہ اور آنریبل سید امیر علی صاحب بالقابہ نے اپنی تقریرون مین اس مضمون کو خصوصیت سے پرزور الفاظ مین بیان کیا ۔ یہ ایک ایسی خوش کن آواز ہے جو اہل اسلام کے حلقہ سے اٹھی ہے الحکم کے پڑھنے والے جانتے ہین کہ مین نے متعدد مرتبہ اس ضرورت پر بحث کی ہے اور ہندوؤن اور مسلمانون کے لیڈرون کو متوجہ کیا ہے کہ وہ اپنے اثر اور رسوخ سے اس شگاف کو بھرنیکی کوشش کرین جو ہندو مسلمانون مین دن بدن بڑھہ رہا ہے ۔ اس اتحادی نکتہ خیال سے یہ اجلاس ان تمام کانفرنسون اور کانگرسوں کے اجلاس سے بڑھ کر ہے ۔ جو دسمبر گذشتہ مین لاہور مین ہوئے تھے ۔

لیگ کے کام کو زیادہ وسیع پیمانہ پر مستحکم کرنیکے لئے مالی مدد بھی خوب ہوئی ۔ اور دہلی کے مسلمانون نے اپنی مہمان نوازی کا بھی خوب ثبوت دیا اگرچہ مین پیسہ اخبار کی اس رائے سے متفق ہوں کہ اگر کہانیکے دام لیئے جاتے اور مہمان نوازی پر خرچ ہونیوالا روپیہ قومی ضروریات مین دیا جاتا تو خوب تھا تاہم حال شاہی دہلی کے مسلمان رؤساء کی حمیت و غیرت نے گوارا نہ کیا کہ وہ اپنی اس اسلامی آن کو ضائع کر دین جو انکے اسلاف مین مہمان نوازی کی تھی

اس موقعہ پر ایک پمفلٹ بھی شایع کیا گیا جس مین دہلی کے مسلمانوں کی وہٹرانبدی پر دے آزنی کی گئی تھی اس پمفلٹ پر تنقیدی ریمارکس کی ضرورت اگر محسوس ہوئی تو پھر کچھہ لکھا جائیگا ۔ سردست اتنا ضرور کہنا چاہتا ہون کہ اس پمفلٹ نویس نے اگرچہ اپنی نیوٹرلٹی کا اظہار کیا ہے مگر اس مین کچھہ بھی کلام نہین کہ وہ پارٹی فیلنگ کے زبردست اثر سے متاثر ہوئے بغیر نہیں رہا پڑھنے والا صریحًا اس نتیجہ پر پہونچ سکتا ہے کہ حاذق الملک کی پارٹی کا قصور ہے ۔ حالانکہ یہ بالکل غلط اور بے بنیاد امر ہے ۔ بہرحال یہ اجلاس نہایت کامیابی سے ختم ہوا اس سے کم ازکم یہ بات ضرور کھل گئی کہ جو لوگ حاذق الملک اور انکے ساتھہ ملکر کام کرنیوالے لوگونکی عام مخالفت کا اظہار کرتے تھے انہوں نے دیکھہ لیا کہ حاذق الملک اور ان کے ساتھہ ملکر کام کرنیوالے کس قوت کے ساتھہ قومی کامون مین معروف ہین اب مارچ کے اواخر مین دہلی مین ندوۃ العلماء کا جلسہ ہوگا چونکہ یہ ایک مذہبی جماعت ہے ۔ اور اسکے اجلاس مین کافی وقت ہے اسلیے کہ اگر اللہ تعالیٰ نے توفیق دی تو مین مسلمانوں کی مذہبی ضروریات پر ایک مسلسل آرٹیکل اگلی اشاعت سے علماء ندوہ کی توجہ کے لیئے پیش کرونگا ۔ وباللہ التوفیق

ختم کرتے ہوئے مین اس امر کا نہایت افسوس سے ذکر کرتا ہون کہ رؤساء دہلی تعجب ہے اس ضرورت کو کیون محسوس نہین کرتے ۔ کہ دہلی مین ایک محمڈن ہال بنایا جاوے جہان مسلمانون کے ہر قسم کے مذہبی اور ملکی جلسے ہوا کرین ۔ دہلی مین محمڈن ہال کی کمی ایک ایسی کمی ہے جو مین سمجھتا ہون دہلی کی اسلامی آبادی کے چہرہ پر ایک داغ ہے ۔ اتنے بڑے عظیم الشان اور شاہی شہر مین مسلمانوں کا اپنا کوئی ہال نہ ہونا شرمناک امر ہے ۔ اس سے پہلے الحکم مین ایسی تحریک پر دہلی کے اس طبقہ رؤسا مین جو کام کرنیوالی جماعت ہے ۔ یہ حس پیدا ہوئی تھی اور انہوں نے ایک ہال کی تعمیر کا مصمم ارادہ کر لیا تھا مگر نہین معلوم کیون اسکی طرف سے خاموشی ہے ۔

کیا حاذق الملک اور انکے دوست کوشش نہ کرینگے کہ کم ازکم ندوۃ العلماء کا اجلاس محمڈن ہال کی نہین تو پنڈال مین ہو حاذق الملک اور انکے دوست اور دہلی کے دوسرے مسلمان خصوصیت سے توجہ کرین ۔

آریہ سماج خوف زدہ ہے

پرکاش کے متعلق ذیل کے نوٹ کی تائید مین پرکاش کا وہ اقتباس بھی نظرانداز نہین کرنا چاہیے ۔ جو اس نے کلکتہ کے آربندو گھوش کے اخبار کرم یوگن سے مندرجہ حاشیہ عنوان کے نیچے دیا ہے ۔ جس مین وہ سزاوٴن کے جواب کے متعلق آریہ سماج کو ڈانٹتا ہے کہ

"خوف زدہ ہوکر ہرکس و ناکس کے پیچھے اپنی عزت کے سرٹیفکیٹ کے لیئے بھاگنا لعنت کرو ۔۔"

وفادار کی سرٹیفکیٹ کا خواہشمند ہونا اور ایک ناخوشگوار جہل اور دہمکی آمیز جواب کے لیئے شکریہ ادا کرنا اس قسم کے فعل ہیں جو ثابت کرتے ہیں کہ دیانند کے مذہب نے سماجیوں کے کیرکیٹر کو اچھا نہیں بنایا۔" الاآخر

یہ سارا ہی نوٹ اس قسم کے اشتعال دہ الفاظ سے مرتب کیا گیا ہے۔ پرکاش کے ایڈیٹر کا بدون کسی قسم کا حاشیہ چڑہانے کے اسے چھاپ دینا اس کی اندرونی سپرٹ کو ظاہر کرتا ہے۔ کہ وہ آریہ سماج میں ان خیالات کی اشاعت کو پسند کرتا ہے جو کرم یوگن ملک میں پھیلانا چاہتا ہے۔ اور اسکے نزدیک بھی ہراونر کا جواب ناخوشگوار جہل اور دہمکی آمیز ہے کیونکہ اسنے کرم یوگن کے ان الفاظ کی کوئی تردید نہیں کی

سر لوئیس ڈین جابر حاکم ہے

اس ناشکری اور کمینہ پن کی بھی کوئی حد ہے کہ سر لوئیس ڈین جیسے قابل اور بیدار مغز لفٹنٹ گورنر کو آریہ سماج لاہور کا مستعفی سیکرٹری ایڈیٹر پرکاش جابر حاکم بتاتا ہے۔ کیا اسلیئے کہ وہ نہایت دانشمندی اور بردباری کے ساتھ صوبہ پنجاب پر حکومت کر رہے ہیں کیا اسلیئے کہ انہوں نے آریوں ہی کے خیال کے موافق انکی پوزیشن کو صاف کر دیا ہے۔ اس سے بڑھکر اور شرمناک حالت کسی شخص کی کیا ہو سکتی ہے۔ الاسٹیشن میں ماسٹر درگا پرشاد کی چٹھی کے تحکمانہ لہجہ پر کوئی ریمارک نکلا ہے۔ اسکا جواب دینے کا ایڈیٹر پرکاش اور اسکے دوستوں کو ہر جائز حق حاصل ہے مگر یہ اسکے لیئے قطعًا نامناسب ہے۔ کہ وہ سر لوئیس ڈین کی بردباری اور حد درجہ کی شرافت سے ناجائز فائدہ اٹھا کر انہیں جابر حاکم قرار دے ایڈیٹر پرکاش کی یہ حرکت شخصی نہیں ہو سکتی۔ بلکہ بحیثیت ایک آریہ اخبار کے ایڈیٹر ہونیکے اسے قومی آواز قرار دینا چاہیئے۔ جبکہ وہ آریہ پرتی ندہی سبہا کے سلمہ آرگنون آریہ پتر کا اور آریہ مسافر میگزین کو بھی اپنے ہاتھ میں رکھتا ہے۔ اور نہ یہ فقرہ اس کی جہالت اور ناواقفی کا نتیجہ سمجھا جا سکتا ہے۔ کیونکہ وہ گریجویٹ ہے جو جابر کے مفہوم کو بخوبی سمجھ کر اسلیئے کسی صورت میں بھی پرکاش کی یہ تحریر نظرانداز نہیں کی جاسکتی جو اسنے یکم فروری کی اشاعت میں شایع کی ہے چنانچہ وہ لکھتا ہے۔

"کیونکہ اگر یہ لہجہ واقعی تحکمانہ ہوتا تو ممکن نہ تہا کہ سر لوئیس ڈین جیسا جابر حاکم اسکے لیئے سرزنش نہ کرتا۔ حالانکہ انہوں نے ایسا نہیں کیا"

جن الفاظ کو میں نے جلی کر دیا ہے وہ ایڈیٹر پرکاش یا آریہ سماج کے اس دلی جذبہ کو ظاہر کرتے ہیں جو وہ نیکدل اور شریف الطبع سر لوئیس ڈین کی نسبت رکھتے ہیں۔ یہ منطق بھی عجیب ہے۔ کہ اگر کوئی شریف اور اعلےٰ درجہ کی بردبار طبیعت رکھنے والا انسان کسی کی غلطی پر اس خطا کار کو متنبّہ نہ کرے تو وہ اس سے یہ نتیجہ نکال لے کہ میں شوخی کرنے میں حق بجانب ہوں میں نہیں سمجہتا۔ پرکاش کا تعلیم یافتہ ایڈیٹر اتنی بات نہ سمجھ سکتا ہو۔

ایک برہمن باغی

تازہ خبروں سے معلوم ہوا ہے کہ ایک برہمن جو مارسلز سے آیا تہا بمبئی کے افسران بحری نے تلاشی پر اسکے پاس سے پستول کا رتوس اور باغیانہ لٹریچر کی کتابیں برآمد کیں تازہ ترین اور مفصل کیفیت جو معلوم ہوئی ہے وہ حسب ذیل ہے۔

یہ برہمن ۲۸۔ جنوری کی سہ پہر کو فرانسیسی جہاز سڈنی سے بندر بمبئی میں اترا۔ افسران محکمہ بحری جنگی نے جو ممالک غیر سے ہندوستان میں داخل ہونے والے ہندوستانیوں کی دیکھہ بہال بڑی کوشش سے رکھتی ہے۔ اوس سے کچھہ سوالات کئے۔ اور اسکا بیان ناقابل اطمینان پاکر اس کے اسباب کی تلاشی شروع کی اسکے اوڑھنے بچھونے میں تو کچھہ نہ نکلا۔ البتہ اسکے ٹرنک (صندوق) کی تلی میں ایک اور تلی (تہ) تہی جس کے اندر سے براؤننگ پستول بڑے قد کا بہت سے کارتوس اور بہت سا بغاوت انگیز لٹریچر جسکی ہندوستان میں داخل کی ممانعت تہی برآمد ہوا۔ اس سے حکام کے کان کھڑے ہوگئے اور انہوں نے اسکی مزید تلاشی لی تو دونوں بوٹوں کے اندر اور اسکی قمیص کی تہہ اندر کی طرف سلی ہوئی بہت سی باغیانہ تحریریں پائی گئیں۔ یہ برہمن جسکا نام راؤ معلوم ہوتا ہے۔ اور غالبًا ایک مدراسی برہمن معلوم پڑتا ہے اسے محکمہ بحری جنگی نے گرفتار کر کے پولیس کے حوالہ کر دیا ہے۔" اس واقعہ سے کسی معاملہ فہم کو ذرا بھی شک نہیں رہ سکتا۔ کہ بغاوت اور انارکزم نے ہندوستان کے ایک خاص قسم کے لوگوں میں جو ہندوؤں میں سے ہیں جابجا پختہ جڑ پکڑ لی ہے۔ یہانتک کہ برہمن جو بڑے خداترس اور مذہبی احکام کے پابند مانے جاتے ہیں۔ وہ بھی برٹش حکومت کے سخت ترین دشمن ہوگئے ہیں افسوس! کیا ہندوستان کی بربادی کے اسباب یہ نہیں ہیں۔ ایسے واقعات کو دیکہتے ہوئے رائے قایم کی جاسکتی ہے کہ گورنمنٹ ہند اور اس کے حکام جو کارروائی انسداد بغاوت و انارکزم کی بابت کر چکے ہیں کر رہے ہیں یا کرنیوالے ہیں۔ اس میں وہ حق بجانب ہیں اور یہ کہ ہندوستان کے ہر سچے خیرخواہ کو سرکار کا ہاتھ بٹانا چاہیئے۔

ایک ذلیل کوشش

معزز اخبار زمیندار کی کچھہ کامیابی ریاست کشمیر خریدتی ہے اسکے بندکرانے کی اخبار راجپوت گزٹ نہایت ذلیل کوشش کرنی چاہتا ہے اور اسکے موجودہ ایڈیٹر کی مخالفت کرتا ہے۔ اس میں شک نہیں زمیندار ایک معزز مسلمان نے جاری کیا اور اب بھی ایک معزز مسلمان کے ہاتھہ میں ہے لیکن اس بنا پر اسکی ان خدمات پر چشم پوشی نہیں کی جاسکتی۔ جو اسنے زمیندار قوم کی کی ہیں۔ متعصب آریہ اخبارات نے بھی زمیندار کی غیر متعصب پولیسی کا اعتراف اپنے اخبارات میں کیا ہے۔ اگر راجپوت گزٹ آنکھیں رکھتا ہوا نہ دیکھہ سکے گا۔ تو اسکا کیا علاج۔ ریاست جموں کشمیر کا فرمانروا ایسی ذلیل ہمت اور حوصلہ کا مالک نہیں ہو سکتا جو راجپوت گزٹ اسے بنانا چاہتا ہے۔ کہ وہ ایک مفید اخبار کی خرید محض اس بنا پر بند کردے کہ اسکا مالک و ایڈیٹر مسلمان ہے خصوصًا اس نکتہ خیال سے بہی نہیں بند کر سکتا کہ اسکی رعایا کا بہت بڑا

نیش عقرب

نیش عقرب نہ از پے کین است
مقتضائے طبیعتش این است

آریہ سماج کی بدگوئی اور دل آزاری کی پولیسی مین بجائے کمی کے دن بدن ترقی ہو رہی ہے۔ باوجودیکہ آریہ سماج کے بعض فہیم اور سنجیدہ آدمیون نے اس پولیسی کو ترک کر دینے کی بارہا کوشش کی ہے۔ مگر انکی کوششین کچھ بھی بار آور نہین ہوئی ہین۔

مختلف مذاہب کے ہادیون اور مقدس بزرگون کی توہین کا جو بنیادی پتھر پنڈت دیانند صاحب نے رکھا تھا۔ اسپر پیچھے آنیوالی نسل نے ہر کہ آمد برو مزید کرد پر پورا عمل کر کے دکھایا ہے اس کے ثبوت کے لیئے دلائل اور شواہد کی حاجت نہین رہی کیونکہ آریون کی بدزبانی بطور امر واقعہ قرار پا چکی ہے۔ اور دوسرے اخبارات اور رسالجات کے علاوہ خود آرین اخبارات نے اسکو تسلیم کیا ہے۔ ابھی کسی گذشتہ اشاعت مین مین کانگڑے کے ویدک میگزین مین سے حوالجات لکھ چکا ہون اسلیئے انکی دل آزار تحریرون پر انہین متوجہ کرنا قریباً بے سود ہو چکا ہے ہادیانِ مذاہب کے چھوڑ کر سماجی لوگون کی نگہ جو شی نے پولیٹکل ایجی ٹیشن مین اپنے جو کچھ بھی جوہر دکھائے ہین۔ وہ داستان پارینہ نہین ہین۔

لیکن حکومت کی طاقت ایک زبردست طاقت ہے اور اسکی مخالفت کوئی معمولی امر نہین اسلیئے جب آریہ سماج کے خلاف عام آواز اٹھی اور معاملہ فہم ہندو اور ذمہ دار حکام نے اپنی رائے کا اظہار کیا اور سڈیشن کے مقدمات کا ایک سلسلہ چلا تو آریہ سماج کو اپنے لیئے ایک جدید میدانِ مشق تجویز کرنا ضروری تہا۔

اسکے لیئے اب آریہ سماج نے اسلام کو انتخاب کیا ہے۔ اور اسلام پر قلم کے نیزہ سے وار کرنے کے لیئے اس شخص کو منتخب کرنے مین آریہ سماج کے لیڈرون نے غلطی نہین کہائی۔ جو اپنی شوخی تحریر کے سیلئے آریہ سماج مین خصوصیت سے ممتاز ہو چکا ہے یعنی

مختون آریہ پال

چنانچہ اس مقصد کے لیئے ارجن نام ایک اخبار اس سے جاری کرایا ہے ارجن کا نام ہی اس اخبار کی طرف سے اعلان جنگ ہے۔ اسکے مقاصد مین امن کی تعلیم پہلا مقصد کہا گیا ہے۔ لیکن جو لوگ مہابھارت کی خونریز جنگ کے حالات اور اس جنگ کے ہیرو سے واقف ہین وہ جان سکتے ہین کہ ارجن کا کام ملک مین امن نہین بلکہ بدامنی پھیلانا ہوگا۔ اور اس تجویز سے یہ مدنظر رکھا گیا ہے کہ مسلمانون کے مذہبی فیلنگس کو صدمہ پہونچایا جاوے اور انہین اشتعال دلانے مین کوئی دقیقہ باقی نہ رکھا جاوے مگر مین خدا کے فضل سے یقین رکھتا ہون کہ مسلمان آریہ سماج کی اس چال سے دھوکا نہ کہائینگے اور وہ سلامت روی اور احتیاط کے مرکز سے نہ ہٹینگے۔

آریہ سماج کی یہ چال نئی چال نہین بلکہ اس شرمناک طریق کو دیو سماج کے خلاف پہلے تجربہ کیا گیا ہے۔ چنانچہ خود ارجن کے جنگی ایڈیٹر پال نے اس امر کا اقرار چاکپہ پبلک کے ہاتھ مین دیدیا ہے۔ کہ کس طرح پہلے دیو سماج کی مخالفت کے لیئے آمادہ کیا گیا ایسا ہی اپنی تحریرون مین یہ بھی شایع کر چکا ہے۔ کہ کس طرح اسکی ان تحریرون پر جو اسنے اسلام کے خلاف پہلے شایع کی ہین آریون نے اظہار خوشی کیا ہے۔

ایسی صورت مین آریون کی یہ نئی چال نہین ہے اور آریہ سماج کے لیڈر ارجن کی ان تمام تحریرون اور نتایج کے ذمہ دار ہین جو ان سے پیدا ہون جب تک وہ

اپنی علیحدگی کا اعلان نہ کرین

مین جانتا ہون آریہ سماج مین بعض لوگ ایسے بھی ہونگے جو دھرمپال کی ایسی دل آزار اور متانت سے گری ہوئی تحریرون کو کبھی پسند نہین کرتے جیسا کہ انہون نے آریہ سماج کی خانہ جنگی کے وقت ان سے بیزاری ظاہر کی تہی لیکن چونکہ ارجن کے اجرا کے محرک آریہ سماج کے لیڈر ہین اس لیئے ان تمام تحریرون کے ذمہ دار ہم ان کو ہی قرار دینگے۔

ارجن دلیل اور برہان سے اسلام پر غلبہ حاصل نہین کر سکتا کیونکہ وہ خود ایک حجت نیرہ ہے ہان گالیون سے اگر قلم کی رنگین پھیلائے جو اسکا معمول ہے تو مین ابھی سے اسے کہے دیتا ہون۔

آنچہ در گفتار فخر تست ان ننگ من است

مین تسلیم کر لیتا ہون کہ گالیان دینے مین وہ استاد ہو لیکن جہان واقعات پر بحث ہوگی وہان اسے بتا دیا جائیگا کہ ہمارے ہاتھ مین ہی خدا تعالے کے فضل سے آہنی قلم ہے۔ اور سلطان القلم کی چاکری کی سعادت ہمین خدا کے فضل سے ملی ہے۔

علاوہ برین اسلام نے ہمیشہ دفاعی جنگ کی ہے۔ اور حفاظت خود اختیاری کے اصول پر کام کیا ہے۔ اسلیئے اسی اصل پر مزورتاً ہم کاربند ہونے کی خدا کے فضل سے کوشش کرینگے۔

بالآخر مہابھارت کی جنگ کا جو انجام ہوا۔ اور ارجن کے بالون نے جو کام کیا وہ جنگ پانڈون کے لیئے بابرکت ہوئی یا گمنامی کا باعث وہ تعلیم یافتہ جماعت سے پوشیدہ نہین اسلیئے مین ارجن کے اجرا کو اسلام کے لیئے ضرور مفید اور مبارک فال سمجھتا ہون۔ کیونکہ اسلام کے باغ کے لیئے سماجی کھاد طیار کرنیکا کام دیگا۔

اطلاع

جن صاحبان کے ذمہ اخبار کی قیمت واجب الادا ہے وہ جلد بھیجکر
کارخانہ کو زیر باری سے بچائیں

منیجر

حضرت امیر المومنین کے مقالات و ارشادات

فرمایا۔ مومن کبھی مباحثات کی ابتداءً خواہش نہ کرے اپنے علم پر اپنی زبان پر کسی قسم کا گھمنڈ دل میں نہ لائے اور خدا کے حضور گر پڑے اور نفسانی جوش کا مطلق دخل نہ ہو بلکہ جو کچھ کہے یا کیے للہ ہو تو وہ شخص ابراہیم بنجاتا ہے اور خدا اپنے فضل خاص سے اسکا بنجاتا ہے۔ اور اسے وقت پر وہ باتیں سمجھاتا ہے جو اسکے وہم و گمان میں بھی نہ گزری ہوں۔ دوسرا موقعہ تبلیغ و وعظ کا ہے۔ اسمیں پہلے اپنی طاقت کے مطابق مضمون سوچے پھر سارا بھروسہ اللہ پر رکھے کیونکہ اس تقریر کیلئے اثر پیدا کرنا اسی کے ہاتھ میں ہے۔ پھر خدا تعالےٰ اس شخص کی بات کو ضائع نہیں جانے دیتا۔

ایک شخص یہاں آیا جو میری محبت سے معمور نظر آتا تھا۔ مینے اسے پوچھا تو اسنے کہا آپنے ایکدفعہ درس میں فرمایا تھا اگر کوئی شخص قل ھو اللہ جتنا قرآن ہر روز یاد کرے تو ایک سال میں حافظ ہو جائے مینے اسپر عمل شروع کیا۔ اب تک بیسوں پارہ حفظ کرتا ہوں دیکھو ہماری بات ضائع نہ گئی ایکدفعہ مینے خواب میں دیکھا کہ مولوی عبدالقدوس صاحب کی گود میں پانچ خوبصورت لڑکے ہیں جو چپکے چپکے بیٹھے ہیں ان سے مینے پوچھا کہ تمہارا نام کیا ہے تو وہ کہیعص کہہ لیا۔ ایک مرد نے تبرک اسلام میں مقطعات قرآنی پر اعتراض کیا نماز میں غالباً بین السجدتین دعا کرنے پر ایکسیکل میں اعتبار از پھر کھل گیا۔

فرمایا یہب لمن یشاء اناثا کو پہلے رکھا ہے۔ جس سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ بھی بڑا افضل ہے فرمایا ہماری بہت سی اولاد مری بھی ہے لیکن ہمنے ہر حالت میں اللہ کا شکر کیا یہاں بھی اولاد کی ضرورت ہے اور آگے بھی جو یہاں کے لائق نہ تھا خدا نے اسے اسکے طور فرط رخصت فرما دیا۔

ایا محسن بتجادستاتم پر بھی حضرت ابراہیمؑ کے انعام ہوں گے کہ بالکل اولاد دے جوان کو بلی جیسی بی بی سے تو خود بخود آتی ہے۔ حکم یہ ہے کہ بیوی بدصورت یا بری ہو تو بھی اسکے ساتھ نیک معاشرت کرو۔ کیونکہ فرمایا وعاشروھن بالمعروف فان کرھتموھن فعسیٰ ان تکرھوا شیئا ویجعل اللہ فیہ خیرا کثیرا

کتب علیٰ نفسہ الرحمۃ ایک گروہ صوفیا کا کہتا ہے کہ خدا تعالےٰ پر کوئی چیز فرض و لازم نہیں چاہے تو انبیاء کو دوزخ میں ڈالدے اور کفار کو بہشت میں یہ کلمہ بے ادبی کا ہے اور یہ راہ افراط کی ہے۔

اللہ تعالےٰ نے ایک مقام پر فرمایا ہے۔ وکان حقا علینا نصر المومنین (۲) حضرت نبی کریم نے معاذ کو اونٹ پر اپنے پیچھے بٹھایا اور اثنائے کلام میں فرمایا ماحق العباد علی اللہ۔ بندوں کے حقوق اللہ پر کیا ہیں (۳) اذان کیساتھ اذان کے کلمات پڑھنے کا حکم ہے صرف حی علی الفلاح میں اختلاف ہے۔ بعض کہتے ہیں۔ کہ صرف لاحول پڑھے بعض یہ کہ یہ کلمات بھی دہرائے اور اذان کے بعد درود پڑھے اور پھر دعا مانگے اللھم رب ھٰذہ الدعوۃ التامۃ والصلوٰۃ القائمۃ اٰت محمدن الوسیلۃ والفضیلۃ وابعثہ مقاما محمودن الذی وعدتہ۔

اس دعا کے پیچھے میں نہیں ہے۔ وجبت لہ الشفاعۃ یہاں وجب کا لفظ ہے۔

امیر المومنین کی پہلی آمد قادیان میں

میں جب پہلے پہل قادیان میں آیا تو یکہ بان نے مجھے مرزا امام دین کی رہنمائی کی کہ یہی مرزا صاحب ہیں اسکو دیکھتے ہی میرے قلوب پر کچھ ایسا انقباض طاری ہوا۔ کہ مینے کہا۔ کہ اگر یہ مرزا ہے تو تم ٹھہرو میں ابھی واپس جاؤنگا۔ وہاں میں بیٹھ گیا مگر بادل نخواستہ اسنے خود ہی کہا کہ آپ مرزا صاحب کو ملنا چاہتے ہیں اسوقت میری جان میں جان آئی۔ اور مینے خدا کا شکر کیا ایک آدمی میرے ساتھ کیا اور میں آپکے مکان پر پہونچا معلوم ہوا کہ آپ عصر کیوقت نکلیں گے چنانچہ آپ اس وقت سیڑھیوں سے اترے تو مین نے دیکھتے ہی دل میں کہا۔ کہ بس یہی مرزا ہے اور اس پر میں سارا ہی قربان ہو جاؤں۔ آپ دور تک میرے ساتھ چلے گئے اور مجھے یہ بھی فرمایا۔ کہ امید ہے کہ آپ جلد واپس آجاوینگے حالانکہ میں ملازم تھا اور بیعت وغیرہ سلسلہ بھی نہیں تھا، چنانچہ پھر میں آگیا اور ایسا آیا کہ یہیں کا ہو رہا۔ مومن میں ایک فراست ہوتی ہے۔

حضرت امیر المومنین نے ۔ ۔ ۔ ۔ وکلمھم الموتیٰ کے بارے میں فرمایا۔ کوئی چالیس پچاس برس کی بات ہے۔ مینے خواب میں ایک شخص کو موتیٰ میں دیکھا۔ جو بیمار معلوم ہوتا تھا۔ مینے اسکی وجہ پوچھی تو اس نے کہا فلاں محبوبہ (جس کی شکل میرے سامنے کیگئی) کے عشق میں یہ حالت ہے میں فاصلہ پر رہتا تھا کچھ دنوں کے بعد معلوم ہوا کہ واقعی اسی دن وہ مرا پھر مینے اسکے عشق کے بارے میں اس کے ایک خاص دوست سے دریافت کیا تو اس نے بڑا تعجب کیا وہ کہنے لگا۔ اس بات کا علم سوائے میرے اور عاشق معشوق کے اور کسی کو ہرگز نہیں۔ کچھ دنوں بعد مینے لڑکیوں میں اس لڑکی کو بھی پہچان لیا اور تصدیق بھی کر لی۔

دوم ایک شرابی فاسق فاجر شخص کو مینے بہشت اور غرفات آموں میں دیکھا میں نے ازراہ تعجب پوچھا تم بہشت میں کیسے آگئے۔ تو اسنے کہا کہ خدا نے میری غریب الوطنی پر رحم کر دیا۔ ان کے گھر سے دریافت کیا تو انہیں اسکی موت کا علم ہی نہ تھا یہی کہتے کہ کچہری گیا ہے اور واپس نہیں آیا۔ آخر ایک اتفاقاً کار سیاح آئے تو انہوں نے بتایا کہ وہ بمبئی سے پرے مر گیا ہے اور حج کو جا رہا تھا۔ اسوقت ان کے گھر والوں کو علم ہوا اور مجھ سے مردے نے پہلے بات کی اللہ تعالےٰ مردوں سے بھی نصیحت اور صداقت کا اظہار کرتا رہتا ہے۔ (بدر)

جنازہ غائب

برادرم اللہ دتہ موچی ساکن دینا نگر کی اہلیہ اور مخدومی سید امیر علی شاہ صاحب سب انسپکٹر کے بزرگ بھائی کا انتقال ہوگیا ہے۔ احباب جنازہ غائب پڑھیں۔

مختصر نوٹ اور تازہ ترین خبرین

شیطنت

دیانندیونکا جنگی اور بہکڑا اخبار معمولی واقعات جو کسی قوم اور پیشہ سے مخصوص نہیں لکھکر مسلمانونکی دل آزاری اپنی کامیابی کا ذریعہ سمجھتا ہے اور محمدی چور اور محمدی ڈاکو کہکر اس کلنک کے ٹیکے کو دور کرنا چاہتا ہے جو اسکی نئی قوم کے شوخ دیدہ لوگوں نے لگایا۔ اپنی مذہبی خوبیان اور دیانندی فضائل میں لوست کو گرہن کرنے پر زور دیتا ہے۔ اگر اسکی نیت میں شرارت نہین تو کیون؟ وہ مدراسی برہمن اور سنسکرت کے فاضل جکین کے قاتل کا نام لیکر نہین کہتا کہ یہ برہمن دیوتا کی کرتوت ہے۔

اس سپرٹ کو ترقی نہ دو

وہ اخبارات ہندون کے ہوں یا مسلمانون کے جو ہندو مسلمانون مین تلخ عداوت اور نفاق کے شگاف کو چوڑا کر رہے ہین سخت ملامت کے قابل ہین اور اس دشمنی کو بڑہانے کی یہ ایک ادنے مثال ہے۔ جو مینے اوپر بیان کی ہے۔ کوئی شخص جب دوسرے کو اشتعال دلائے گا۔ تو کیون وہ اسکو جواب نہ دیگا۔

مینے متعدد مرتبہ ظاہر کیا ہے کہ ہم اس سے خوش نہین ہوتے کہ ہندو صاحبان سے یہ کمزوری ظاہر ہوئی جسکا اعتراف واقعات نے کرادیا ہے۔ بلکہ ہمین افسوس ہے اس قسم کی ناجیانہ حرکات تنگ ظرف لوگون ہی کو سزاوار ہین۔ اسوقت ضرورت اس امر کی ہے۔ کہ اس بیج بغاوت و شرارت کو دور کیا جاوے اور ہندو مسلمان ملکر کوشش کرین کہ جہان ایسے خیال اور تماش کے لوگ ہین انہین گرفتار کرانے مین مدد دین جو اخبارات اس قسم کا جوش پھیلائیں انہین بائیکاٹ کرین۔ ہندو مسلمانوں کے سوال کو چھوڑ کر اس بلا کو ملک سے نکال لو۔ برکت اسی مین ہے۔ مین نہایت سنجیدگی سے کہتا ہون کہ ہندو اخبارات جو زہر اگل رہے ہین وہ دانشمندون کے نزدیک صرف کھسیانا پن سمجھا جائیگا۔ وہ اس طریق کو چھوڑ دین اگر وہ مسلمانون کے خلاف لکھنا ترک کردین تو یہ گو ممکن ہے۔ کہ انکی خریداری پر کوئی اثر پڑے مگر اسکا نتیجہ نیک ہوگا۔ کیا ہندوستان کوئی ایسی تحریک کریگا

ایڈیٹر ریویو کی ضمانت

مجھے نہایت افسوس کے ساتھہ اس ناگوار فرض کو ادا کرنا پڑتا ہے۔ جو دیانندیون کے جدید پہکڑ اخبار کے اجرانے میرے سامنے رکھدیا ہے۔ ورنہ میں ٹالرنیشن کو پسند کرتا ہون لیکن اس صورت مین بہی جبکہ مین صرف دفاعی منصب رکھتا ہون مخاصمت اور عداوت کے الزام سے بری ہون ریویو آف ریلیجنز کے معزز اور فاضل ایڈیٹر نے آریہ سماج کے متعلق ستیارتھ پرکاش سے اقتباس کرکے ایک آرٹیکل لکھا تہا۔ اسکے جواب کی تو طاقت نہین لی کہسیانے ہوکر الہ آباد کے مجسٹریٹ کے فیصلہ کی پناہ لیکر یہ کہا جاتا ہی کہ چونکہ آلارام سنیاسی کی ضمانت لیگئی تہی اسلیئے ایڈیٹر ریویو کی بہی ضمانت لیجاوے۔ یہ غالباً ویدک منطق ہوگی جسے دوسرے نہ سمجھ سکین۔

ایڈیٹر ریویو نے جو کچھ لکھا ہے۔ وہ ستیارتھ پرکاش کے حوالجات ہین۔ اگر ان حوالجات یا اقتباسات کو شایع کرنا جرم ہے۔ اور شایع کرنیوالا زیر ضمانت آجانا چاہیئے تو سب سے پہلے بڑے بڑے آریہ لیڈرون کی ضمانت ہوجانی چاہیئے جنہون نے اس کتاب کو شایع کیا اسکے انگریزی اردو ترجمے کئے۔

اگر فی الحقیقت یہ زہریلا مادہ ہے اور اسکی اشاعت کسی شخص کے جرم کو ثابت کردیتی ہے۔ تو پہر یہ خیرات تو ارجن کو گھر سے شروع کرنی چاہیئے تہی نہ کہ باہر سے

مین سادہو آلارام ساگر کی ضمانت کے معاملہ پر بحث کرنیکی ضرورت نہین سمجھتا کہ اسکے وجوہات کیا تہے مگر مین ارجن کے قانونی طالبعلم ایڈیٹر سے پوچھتا ہون کہ اگر مجسٹریٹ الہ آباد کا جوڈیشل فیصلہ آپکے مفید مطلب ہے تو جس جج نے نیوگ کی تعلیم کو کھلی زناکاری کی تعلیم لکھا ہے اسکے تسلیم کرنے مین تمہیں کیا عذر ہے؟ اگر سچائی کی کوئی طاقت ہے۔ اور اسکے سامنے تمہین سر جھکانا لازم ہے تو پہر مرد میدان بنکر اعلان کرو کہ ہان نیوگ بیشک زناکاری ہے اور اگر صرف میٹھا میٹھا ہڑپ اور کڑوا کڑوا تھو ہے تو میں اس دیانندی فلسفہ سے ناواقف ہون۔

آلہ آباد کے مجسٹریٹ کا فیصلہ کوئی آسمانی وحی نہین ہے جو اسے بلا چون و چرا تسلیم کرلیا جاوے۔ یہ اسکی اپنی ذاتی رائے ہے۔ اسکے بالمقابل وہ رائے زیادہ وزندار اور قوی سمجھی جاسکتی ہے۔ جو پنجاب کے تمام ڈپٹی کمشنرون نے کسی وقت دی اور اسکا اظہار پنجاب کے ذمہ وار اعلے حکمران نے کیا۔

کیا یہ ممکن نہین کہ ایک ملزم کسی واقعی الزام کے نیچے ہو اور کسی قانونی نکتہ یا سقم کیوجہ سے وہ بری ہوجائے۔ تو اسمین شک نہین۔ اس مرحلہ پر اسکی بریت جوڈیشل فیصلہ کے رو سے ہوگی لیکن جاننے والے اور خود وہ شخص اپنے الزام کی حقیقت سے آگاہ ہے۔

ہم کب چاہتے ہین کہ کوئی شوریدہ سر کے خیالات رکھے ہم تو دل سے ایسے خیالات کو نیست و نابود کرنیکے آرزومند ہین۔ واقعات نے مدبران ملک کو جن نتایج پر پہونچنے کی رہنمائی کی۔ ان اسباب کو مٹا دو۔ معاملہ صاف ہے۔ دوسرونکو گالیان دینے سے اپنی شرافت تو ثابت نہین ہو سکتی۔

اور اگر تمہارا دامن اس طرح پاک ہوجاوے تو مین شرح صدر سے کہتا ہون کہ تم دل کہولکر ہمین گالیان دو۔ اور منہ چڑاؤ لیکن اگر یہ

عذر نامعقول ثابت میکند الزام را

کا مصداق ہے۔ تو اس کجروی کو چھوڑ دو اپنی قوم کی اصلاح کرو تم خود مقر ہو کر دیانندی اخبارات مین ایسی تحریرین نکلین جو گورنمنٹ آریہ سماج کو پولیٹکل باڈی سمجھنے میں برسر حق تہی۔ اب یہ جامہ پہنکر پبلک اور گورنمنٹ کو مغالطہ دیتے ہو کچھ تو شرم کرو۔

انگریزی راج اور مذہبی سبھائیں

اس عنوان سے صوفی لچھمن پرشاد صاحب نے ہندوستان مین ایک ٹریکٹ چھپوایا ہے کہ وفاداری سرکار کا جذبہ پیدا کرنیکا کام خاص سبھاؤں کے سپرد کیا جاوے اور وہ سبھائیں صرف مذہبی سبھائیں ہو سکتی ہین۔ کیونکہ ابھی تک اہل ہند کے دل پر جو جذبہ سب سے زیادہ اثر پیدا کرتا ہے وہ مذہبی جذبہ ہے۔ صوفی لچھمن پرشاد صاحب کی یہ رائے بہت قابل قدر ہے۔ اور میں اس سے بالکل متفق ہون مذہبی لیڈرونکو یہ کام اپنے ہاتہ مین لینا چاہیئے۔ اسی لئے الحکم مین ایک کالم اس مقصد کیلیئے خاص کردیا گیا ہے۔

دلی محمڈن ہال

دہلی کے محمڈن ہال کے ... سے زاد حنہ ملک کو گئے ہے۔ مبارک!

حضرت خلیفۃ المسیحؑ کا ایک خط

"مدرسہ الٰہیات کے سکریٹری کے نام"

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۔ نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم ۔

مکرم معظم - السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ -

ہندوستان میں جہانتک مجھے علم ہے یہ چند لوگ الٰہیات کے مختلف شاخوں پر بحث کرنیوالے گزرے ہیں اور ہیں۔

پہلے حضرت شاہ ولی اللہ صاحب دہلوی جنہوں نے ازالۃ الخفا اور قرۃ العینین شیعوں کے مقابلہ میں اور حجۃ اللہ البالغہ اور خیر کثیر جیسی کتابیں لکھی ہیں انکے بعد شاہ عبدالعزیز صاحب نے تحفہ اثنا عشریہ اور رجوم الشیاطین جیسی کتابیں شیعوں کے مقابلہ میں تصنیف کیں انکے آخر مولوی حیدر علی مرحوم تھے لکھنؤ کے مجتہدوں اور علماء میں میر حامد حسینؒ اور انکے بھائی اور انکے والد گزرے ہیں جنہوں نے تشئید المطاعن استقصاء الافہام اور عبقات الانوار جیسی وسیع کتابیں لکھیں مگر یہ مباحثہ اسلامی فرقوں میں محدود تھا۔

عیسائیوں کے مقابلہ میں استفسار اور اظہار الحق سید آل حسنؒ اور مولوی رحمت اللہ کی مبارک تصنیف اپنے وقت میں اپنا نظیر آپ ہی تھی استفسار اور اظہار الحق کی محنت کو دیکھکر حیرت ہوتی ہے مگر مسلمانوں نے ان دونوں کتابوں سے بہت کم فائدہ اٹھایا۔

اب ان کے بعد مولوی محمد علیؒ کانپوری صاحب کی پیغام محمدی و دفع التلبیسات اور مراسلات چودہری مولا بخش اور سید احمد خان بہادر اور مولوی مہدی علی صاحب کی تصنیف بھی کچھہ کم قابل قدر نہیں آریہ کا جدید مذہب انکے مقابلہ میں حضرت مولوی محمد قاسم نانوتوی کے چھوٹے چھوٹے رسایل بہت ہی مفید اور بابرکت ہیں مگر ہمارے علماء نے ایسے سلم الثبوت عالم کی تصنیف سے بھی کم ہی فائدہ اٹھایا آخر حضرت مرزا صاحب نے جنگ مقدس سرمہ چشم آریہ ست بچن چشمہ معرفت میں ان مباحثات کو قلع قمع کرنیکے لئے جو کلام کیا اس سے فائدہ اٹھانیوالے بھی ہمارے علماء میں تھوڑے ہیں اگر میں اسلئے کہ تحدیث نعمۃ اللہ بھی ضروری ہے اس تحدیث کو مدنظر رکھکر یہ کہنا کہ تیرہ سو برس میں جو مناظرے مخالفین سے ہوئے ہیں ان میں اپنے ثنو کے مقابل اور قرآن کریم کے منکروں کے سامنے قرآن کریم ہی سے دشمن کو جواب دینے کیلئے جو توفیق مجھے ملی ہے اور وہ فصل الخطاب

نورالدین ابطال الوہیت مسیح تصدیق براہین احمدیہ کے ذریعہ کسی قدر ظاہر ہو سکتی ہے مگر ہمارے اکثر علماء نے ان تمام چیزوں سے کم فائدہ اٹھایا ہے تو اتنا ہی معلوم ہوتا ہے کہ ہم انکے نزدیک ایک پکے بے ایمان اور اسلام کے دشمن ہیں اور ہماری کتابوں کا دیکھنا بھی عابر نہیں کہ وہ لاشئے محض ہیں۔ بلکہ مضر اور سخت مضر ہیں تفسیر کبیر نے قالت الیہود لیست النصاریٰ علیٰ شیءٍ وقالت النصاریٰ لیست الیہود علیٰ شیءٍ کے نیچے ایک بڑا قابل قدر نکتہ لکھا ہے۔ امام رازی کو امام یقین کرنیوالے لوگ اگر چاہیں تو اس سے بہت بڑا فائدہ اٹھائیں۔

ہندسے باہر جو کچھہ کہ مجھے معلوم ہے شیخ ابن تیمیہ نے عیسائی مذہب کے مقابل الجواب الصحیح لمن بدل دین المسیح اور شیعوں کے مقابل منہاج السنۃ اور اس سوال کے جواب میں کہ نقل صحیح اور عقل صریح دونوں کی مخالفت نہیں ہو سکتی کتاب درء تعارض العقل والنقل چار چار مجلد میں لکھیں جو خدا کے فضل سے ان دنوں چھپی ہوئی بھی ہمارے سامنے ہیں اور یہ بہت بڑا فضل جناب الٰہی کا ہے اور انکے تلمیذ شیخ ابن قیم نے ہدایۃ الحیارٰی فی رد علی الیہود والنصاریٰ اور نونیہ جیسی کتابیں لکھکر اسلامیوں پر بہت احسان کیا ہے ہمارے ملک میں (۱) جس علم کلام کی اسوقت ضرورت ہے وہ صرف پانچ قوموں کے ساتھہ بیرونی جنگ ہے اول عیسائی مسیحی لوگ انکا ایک مسئلہ الوہیت مسیح اور کفارہ اور پھر انکی یہ آزادی کہ انپر کوئی شریعت حکمرانی نہ کرے بس تین مسئلے ہیں جن پر ہمیں مباحثہ کی ضرورت ہے۔ اور اسلامیوں پر جو یہ الزام دیتے ہیں کہ ہم انکے اس مجموعہ کے مصدق ہیں۔ اسکا جواب ہیں۔

دوم - آریہ ہیں جو قدم ارواح قدم مادہ قدم زمانہ قدم فضا اور تناسخ کے متوالے ہیں۔ سوم برہمہ جو نبوتوں اور ملائکہ اور بہشت و دوزخ کے انکار کرنیوالوں میں ہیں۔ چہارم جینی جو ہستی باری کے منکر ہیں (۱) پانچویں کالجوں سے نکلے ہوئے بعض آزاد طبیعت جو بہت ہی جلد صداقت کے ماننے کیلئے تیار ہیں۔ صرف انکو یہ دھوکا ہے۔ اور شاید حق بجانب بھی ہیں۔ کہ پرانی طرز کے علماء انکو کچھہ نہیں سمجھا سکتے۔ مگر ان نوجوانوں میں ہٹ نہیں۔ میں نے آپکے مدرسہ الٰہیات کو جب سے سنا مجھے یہ فکر لگی ہوئی ہے کہ اس میں کون کونسی کتب اور کس کس کتاب کا انتخاب درس دیا جاتا ہے مجھے یہ ڈر رہتا اور ہے۔ کہ بعض اس زمانہ کے سلم الثبوت لوگ مسلمانوں میں فارابی یا ابن سینا اور شہاب الدین مقتول کو ہی فلسفہ دان یقین کرتے ہیں۔ اور اگر ان سے آگے بڑھیں تو ابن رشد اور پھر غزالی کو دبی زبان سے فلسفی کہتے ہیں مگر یہ نہیں بتاتے کہ ان پانچوں کی تربیت یافتہ جماعت اسلام میں کون سی ہے جو کم سے کم انکے ہی زمانہ میں فلسفہ کے سامنے مسلمانوں کی سپر تھی - میں نے جو تکلیف جناب کو دی ہے۔

آپنے نصاب کے نمبر ۳ میں مفتی محمد عبدہٗ کی تصنیف کا ذکر فرمایا ہے لیکن جہانتک میں نے اس شخص کی تصنیف کو پڑھا ہے۔ اس میں وہ ملائکہ کے وجود پر بہت ہی گونگا نظر آتا ہے۔ شیطان اور جن یا بہشت اور دوزخ کے وجود پر اسکا قلم ٹوٹا ہوا مجھے نظر آتا ہے۔ ممکن ہے آپکے علماء کو اسکی ایسی تحریریں نظر آئی ہوں جن میں وہ ایمان بالملائکہ پر زور دیتا ہو۔ علامہ فرید وجدی کی ایک تفسیر میں نے دیکھی ہے جس میں وہ کچھہ بھی نہیں تو بھی ممکن ہے۔ کہ انکی کوئی اور کتاب بہت ہی لطیف ہو اگر آپ اسکا نام اور جہاں سے ملسکتی ہو پتہ بتا دیں تو آپکا مجھپر بڑا احسان ہوگا۔ تطبیق الدیانۃ الاسلامیہ اور الکلام کیا کتابیں ہیں اور کس کی تصنیف ہیں اور کہاں سے ملسکتی ہیں۔ میں ان دونوں کتابوں کے دیکھنے کا مشتاق ہوں۔ ہاں ایک الکلام حصہ اول اور دوم شبلی صاحب کا ہے۔ وہ میرے پاس ہے۔ اور میں نے اسے دیکھا ہے اسکے پتہ دینے کی حاجت نہیں اگر کوئی اور الکلام ہے تو اس سے ضرور آگاہ فرمادیں۔

انتخابات تفسیر کبیر اور کشاف اور انتخاب بیضاوی کیا کسی بزرگ نے علیحدہ لکھے ہیں میں اب اس خط کو ختم کرتا ہوں اور اسباب کو ظاہر کرنا ضروری سمجھتا ہوں۔ میرا ایک دوست ہے کتابوں کی تجارت کرتے تھے۔ مکہ معظمہ کے رہنے والے تھے کبھی کبھی بعد الحج وہ بمبئی میں آجاتے تھے ایکدفعہ انہوں نے مجھے ایسے خط پر جو میں نے کتابوں کی طلب پر انہیں لکھا تھا۔ اور سوائے طلب کتب کچھہ بھی اس میں ذکر نہ تھا۔ بڑی ملامت کی تھی۔ اور یہ لکھا تھا۔ کہ الدین النصیحۃ اس عنوان کے نیچے پھر مجھے لکھا کہ تیرے سارے خط میں کوئی نصیحت نہ تھی اسواسطے مجھے بہت ہی رنج ہوا۔ پھر وہ مجھے لکھتے ہیں اوصیک بتقوی اللہ فقد فاز المتقون وان اللہ مع الذین اتقوا والذین ہم محسنون میں بھی آپکو انہیں کے نقش قدم پر انکی طرف توجہ کرتا ہوں اور تاکید عرض کرتا ہوں کہ معلم جہانتک ممکن ہو مخلص دعا کے مانگنے والا تکبر اور دنیا طلبی سے پاک دعاؤں کے قائل تقویٰ اور دعا کو ہتھیار بنانیوالے جبتک آپ مہیا نہ کرینگے آپ یقیناً یاد رکھیں کامیابی بالکل محال ہوگی۔ میری عمر ستر سے تجاوز کرتی ہے۔ اور مجھے نوجوانوں اور علماء سے بہت ہی معاملہ پڑا ہے۔ اسلئے آخر میں اس عرض کو ضروری سمجھا جو لوگ دعاؤں کے قائل نہیں اور متقی نہیں اور اخلاص اور صواب انکے مدنظر نہیں وہ کیا مفید ہو سکتے ہیں ان تتقوا اللہ یجعل لکم فرقاناً باتیں بنانا بہت آسان ہے۔ مگر انکا موثر کرنا تقویٰ پر موقوف ہے حضرت ابراہیم کی دعا قرآن میں مکرر آتی ہے۔ جہاں وہ جناب الٰہی سے ابعث فیہم رسولاً کی دعا مانگتے ہیں۔ وہاں یتلوا علیہم ایاتہ ویعلمہم الکتاب والحکمۃ کے پیچھے یزکیہم کو ضرور رکھاتے ہیں۔ آپ جو کتاب میری یا حضرت صاحب کی تصنیف طلب فرمادینگے میں انکے بھیجنے میں کوئی تامل یا منع نہیں ہے۔ نورالدین

(۱) مگر مولوی صاحبان نے انکو بھی کافر بے دین اور نکما قرار دیا اس زمانہ میں شبلی صاحب بھی فرمائیں کہ وہ محدود دون خیال ہے

جلسہ اعظم مذاہب کی تقریر - (۲) اور تمام دنیا کا بادشاہ بننا چاہتے ہیں۔ (۱) اور تمام انبیاء کو کاذب ...

سلسلہ عالیہ احمدیہ کے متعلق نوٹ اور خبریں

عمرش دراز باد

حضرت امیر المومنین مدظلہ العالی کا عہد ترقیوں کا عہد ہے۔ قوم کی اندرونی حالت میں بہت بڑی خدا کے فضل سے عملی اصلاح ہو رہی ہے۔ مستورات میں قرآن مجید سے خاص محبت اور اسکے سمجھنے اور عمل کا جوش پیدا ہو رہا ہے حضرت کو خاص مستورات کو دو جدا جدا درس قرآن مجید کے دینے پڑتے ہیں اور مردوں میں بھی قرآن مجید کے دو درس ہوگئے ہیں ایک بعد الفجر ایک بعد العصر۔ جمعہ کی نماز میں مستورات کثرت سے شریک ہونے لگی ہیں ایکدن آپنے مستورات کو درس دیتے ہوئے نسل اصلاح کا ایک عجیب نکتہ بیان کیا کہ اللہ تعالے فرماتا ہے اے آدم! تو اور تیری بیوی جنت میں رہو اور باہم جھگڑا نہ کرنا میاں بیوی کا باہم جھگڑا گویا جنت سے نکل جانا ہے۔ اگر تم بہشت کا آرام چاہتی ہو۔ تو اپنے گھروں میں میاں کیساتھ کسی قسم کا جھگڑا نہ کرو۔

حضرت کی صحت الحمد للہ عمدہ ہے حضرت مسیح موعود کا خاندان بھی فضل ربی کا ثناخوان ہے۔

توسیع مسجد

مسجد جامع کی توسیع نے مسجد کی شان کو دوبالا کر دیا ہے۔ نہایت شاندار کمرہ جنوبی پہلو میں تیار ہو گیا ہے جلسہ پر آنیوالے احباب مسجد کی اس شان کو دیکھکر انشاء اللہ ضرور محظوظ ہونگے مسجد کی ترقی سلسلہ کی ترقی کی خوشگوار نسیم ہے اور میں تو دیکھتا ہوں کہ جمعہ میں مسجد جامع میں اور دوسری نمازوں میں مسجد مبارک میں جگہ نہیں ملتی۔ مسجد مبارک اپنی توسیع کی ضرورت زبان حال سے بیان کر رہی ہے۔ اللھم زد فزد

تعمیر بورڈنگ ہوس

بورڈنگ ہوس کی تعمیر کا کام نئی زمین میں الحمد للہ شروع ہو گیا۔ مسجد امیر المومنین کے لئے داغ بیل لگا دیا گیا۔ جلسہ تک بہت سے کام کے ہو جانیکی توقع ہے۔ میں شکرگزاری کیساتھ اس امر کا اظہار کرتا ہوں۔ کہ انجمن کے ذمہ وار بزرگ میری پیش کردہ راؤں پر توجہ فرماتے ہیں مسجد جامع میں مستورات کی نماز کیلئے منارۃ المسیح کے زیر سایہ ایک چبوترہ بنا دیا گیا ہے۔ اسی بنا پر میں ذیل کی تجویز پیش کرتا ہوں۔ اور شکریہ کے بعد ازدیاد نعمت تو نعل زبانی بھی ہے۔ اسلئے کیوں میں یقین نہ کروں کہ اس تجویز پر غور نہ کیا جاویگا۔ میں کہتا ہوں کہ شوکت اسلام کے اظہار کی غرض اور نیت سے امیر المومنین کی مسجد کا بنیادی پتھر ایام جلسہ میں حضرت امیر المومنین ہزاروں انسانوں کے سامنے رکھیں اور ابراہیمی سنت کے موافق اس مسجد کی تعمیر میں سب احباب اس دن حصہ لیں۔ یہ نظارہ جسقدر مؤثر اور اسلامی عظمت کے اظہار کے لیئے دلچسپ ہوگا اسکا تصور بھی خوش کئے بغیر نہیں رہسکتا اس اثنا میں بورڈنگ ہوس کا کام جاری رہے۔ امید ہے صیغہ تعمیرات اسپر توجہ کریگا۔ اور میں یقیناً جانتا ہوں کہ سلسلہ کے تمام افراد اس تجویز پر اظہار مسرت کرینگے اس کیساتھ ہی یہ ظاہر کر دینا بھی ضروری معلوم ہوتا ہے۔ کہ مسجد جامع کے جنوبی پہلو کے اندر ایک کتبہ اسکے سن تعمیر کا ضرور لگا دیا جاوے تاکہ آنیوالی قوم سلسلہ کی ترقیوں کی دلچسپ تاریخ سے فائدہ اٹھاوے ایسا ہی مسجد مبارک کے شمالی اور اصلی پہلو میں جو حضرت اقدس کا تعمیر کردہ ہے۔ وہ الہامات اور تحریرات جو مسجد مبارک کے متعلق ہیں جلسہ سے پہلے درج ہو جائیں۔

سالانہ جلسہ

سالانہ جلسہ بہت قریب آ رہا ہے احباب کا فرض ہے کہ وہ کثرت سے [illegible] سلسلہ کی ضروریات پر توجہ فرمائیں اور حضرت امیر المومنین کی صحبت سے روحانی فائدہ اٹھائیں پھر دس روپیہ فنڈ کی طرف توجہ دلاتا ہوں اس فنڈ کی تکمیل کی طرف اگرچہ قوم نے پوری توجہ نہیں فرمائی تاہم کم وبیش رقوم اس مد میں آ رہی ہیں۔ کیا امید نہیں کرنی چاہیے کہ اس جلسہ پر کم از کم دس روپیہ فنڈ کا دس ہزار تو پورا کر دیا جاوے یہ فنڈ خاص طور پر ممالک غیر میں اشاعت اسلام کے لیئے مخصوص کیا جاویگا جیسا کہ میں نے تحریک کرتے وقت بھی اسکا ذکر کیا تھا۔ جو لوگ ممالک غیر میں وفود کے سلسلہ کا اجرا بہت جلد دیکھنا چاہتے ہیں۔ وہ توجہ کریں اور اس فنڈ کی تکمیل کیلئے سعی کریں جلسہ کے پروگرام کے لیئے میں انجمن کو توجہ دلانا چاہتا ہوں۔ کہ اس امر کا لحاظ رکھا جاوے۔ کہ **قومی ضروریات** اور ان ضروریات میں سے اہم اور پیش پا افتادہ ضروریات اور انکے مختلف پہلوؤں سے آگاہ کرنیکے لیئے کافی وقت لیا جاوے مدرسہ بہت بڑی کامیابی کا ایک انسٹی ٹیوشن ہمارے ہاتھ میں ہے۔ اگر قوم اپنے بچوں کو لازماً یہاں بھیجنا منظور کرلے اور یہ قومی فیصلہ ہو جاوے کہ جو بچے تعلیم کے قابل ہوں۔ وہ یہاں بھیجے جاویں تو میں سمجھتا ہوں کہ مدرسہ میں فیس کی آمدنی اتنی بڑھ سکتی ہے کہ مدرسہ کے اخراجات کا بہت بڑا حصہ نکل آوے اور دوسری طرف لڑکوں کی بیشی سرکاری گرانٹ کو بڑہائے گی اسلیئے میں احمدی بزرگوں کو اسطرف متوجہ کرتا ہوں کہ وہ اپنے بچوں کو سالانہ جلسہ پر ساتھ لے آئیں جو داخل مدرسہ ہوں کیونکہ سال نو بھی یکم اپریل سے شروع ہوگا۔ اور اس طرح پر کوئی ہرج تعلیمی بھی واقعہ نہ ہوگا۔ یہ بخوبی سمجھ لیا جاوے کہ جسقدر طلبا کی ترقی ہوگی اسی قدر قومی نشوونما اور مدرسہ کی امداد میں ترقی کا پہلو نکلے گا۔ بورڈنگ ہوس کے انتظام کی طرف خاص توجہ ہو رہی ہے۔ اور میرا خیال ہے۔ کہ انجمن اس کو بھی مدنظر رکھے گی۔ کہ مدرسہ کی اندرونی انتظامی ترقی کے لیئے غالباً اس امر کی ضرورت ہے۔ کہ مینجر مدرسہ للہ کام کرنیوالا الگ ہو جانا چاہیئے۔ جو مدرسہ اور بورڈنگ ہوس کا گونہ سپروائزر ہو۔ اس سے جہاں مدرسہ کی عظمت میں ترقی ہوگی وہاں انتظام میں تقسیم محنت کے اصول کیوجہ سے سہولت اور عمدگی پیدا ہو سکتی ہے۔ اور ہیڈ ماسٹر کا زیادہ وقت تعلیمی نگرانی اور ترقی میں صرف ہوگا

سزا

مدراسی برہمن جسکی کرتوت کا ذکر کسی دوسری جگہ کیا گیا ہے۔ جو درجہ کا محسن کش اور احسان فراموش ثابت ہوا وہ سینیٹری انسپکٹر تہا اور گورنمنٹ نے اسے سرکاری خرچ پر ولایت تعلیم کے لیئے بہیجا تھا تاکہ وہ سپرنٹنڈنٹ حفظان صحت بن سکے اس برہمن دیوتا نے پاجی پن کا جو ثبوت دیا ہے وہ مدن لال ڈھینگرا کے بعد دوسرے نمبر پر ہے۔ ارجن نے برہمن دیوتا کی اس کرتوت کا ذکر کرتے ہوئے نہیں بتایا کہ وہ برہمن ہے بہرحال ایسے ۲ ½ سال کی سزا ہوئی خان بہادر شمس العلم کے قاتل کو پھانسی کی سزا دیگئی۔ اچھا۔

۱۵

مقتدائے طریقۂ احمدیہ

جناب حضرت مولانا مولوی حکیم حاجی نور الدین صاحب بارہا ہندوستانی دواخانہ دہلی کی ادویات طلب فرمایا کرتے ہیں نیز اور اطبا بھی ایسا ہی کرتے ہیں کیونکہ یونانی مرکب ادویات بڑے اجزا سے بنی ہوئی صرف اسی دواخانہ سے ملتی ہیں اس **دواخانہ نے طب یونانی کے قالب مردہ میں تاب و توان پیدا کر دی ہے** کیونکہ اس میں کل امراض کی منتخب یونانی بلکہ ویدک کی بانچسو ادویات طیار رہوتی ہیں اسکا عظیم کاروبار ہے بہت بڑا اسٹاف ہے تاہم کام کی یہ کثرت کہ نہ صرف دن میں بلکہ بڑی رات تک کام کیا جاتا ہے۔ **حاذق الملک حکیم حافظ محمد اجمل خان صاحب دہلوی** اور انکے مشہور خاندان کی خاص خاص مجرب دوائیں صرف اسی دواخانہ میں ملتی ہیں جناب حاذق الملک اس دواخانہ کے سرپرست ہیں اور اس کی آمدنی **مدرسہ دایان و شفاخانہ زنانہ دہلی کو دیجاتی ہے** شفا اللہ تعالےٰ کے اختیار میں ہے۔ مگر تدبیر اور تدبیر کیساتھ اخلاص شرط ہے خدا کا شکر ہے۔ کہ کثرت سے مریض اس دواخانہ کی ادویات سے شفا حاصل کر رہے ہیں کیونکہ **یہ دواخانہ ایمانداری سے اپنا فرض پورا کرتا ہے اور ہر مرض کی دوا اسمیں طیار ہے۔**

نوٹ:۔ ماء اللحم خاص الخاص ارواح اور قوتوں کو ترقی دینے والی بہی مقوی بہتر غذا بہتر دوا جناب حاذق الملک کا خاص خاندانی نسخہ طیار ہے قیمت فی بوتل عہ نصف بوتل عہ

فہرست ادویات مفت:۔

ٹھیک یہ الفاظ پتہ لکھیئے:۔ **ہندوستانی دواخانہ دہلی۔ ہیڈی سنز** تار کا پتہ ہے۔

پانچ روپیہ سے دو لاکھ روپے کس طرح ہو گئے؟

یہ کل کی بات ہے کہ میں ایک معمولی حیثیت کا انسان گنا جاتا تھا آج ان سطور کے پڑھنے والوں کے سامنے ایک مفید ایجاد سے دس ہزار نہیں پچاس ہزار نہیں پورے دو لاکھ روپے کی جائداد کا بلا شرکت غیرے مالک و مختار ہوں میری کامیابی کا راز روح حیات کی ایجاد ہے۔ چند سال ہوئے کہ میں نے پانچ روپیہ کے سرمایہ سے تجارت شروع کی تھی اور آجتک دس لاکھ روپے کا فروخت کیچکا ہوں جس شخص نے ایکدفعہ میری اس ایجاد کا استعمال کیلئے وہ تمام عمر کیواسطے روح حیات کا مجسم اشتہار بنگیا ہے۔ ڈپٹی کمشنر صاحب لاہور میری تین یوم کی آمدنی ۸۸۳ روپے تصدیق کرتے ہیں اس سے صاف ظاہر ہے کہ جبتک کوئی دوائی شرطیہ مفید نہ ہو اسکی اسقدر کثرت کبھی ناممکن ہو بقول حضرت داغ دہلوی کہ وہ شخص بہت ہی بدنصیب ہے جو آجتک روح حیات کے مجربہ فوائد اور شرطیہ نتائج سے محروم رہا ہے۔ سنیئے روح حیات کیا چیز ہے۔ روح حیات میں وہ طاقت بھری ہے کہ ہاتھی اور شیر کا مقابلہ اسکے پینے والیکو آسان ہے کیا آپنے نہیں سنا کہ ڈاکٹر بی ایس صاحب ورانڈین میڈیکل ... حضور شہنشاہ ایڈورڈ ہفتم خلد اللہ ملکہ اور گورنمنٹ انگلشیہ کے معزز عہدہ داروں وغیرہ اصحاب نے روح حیات کو طاقت میں بے نظیر مانا ہے۔ روح حیات رگ و ریشہ ... مریض یا ہر ڈاکٹر کے گودے یا فاسفورس کو جیکا کر خون صالح بکثرت پیدا کرکے اعصاب کی سستی کو ایسی بجلی کی آگ سے چاق و چوبند کرکے ہر انسان کو ایسا صحیح تندرست بنا دیتا ... رو دیت زمانہ اگر تلوار بھی مارے تو بھی پٹ کر بے آب ہو جائے ... ہندوستان انگلستان اور ممالک غیر کے بہترین اور مانے ہوئے ڈاکٹروں اور میڈیکل کالج کے لیکچراروں اور ... سلطنت کے سرٹیفکیٹ اور باوجود امتیاز زمانہ مدت کے استعمال ہونے سبھی دن بدن ترقی کرتی ہوئی مانگ اور ۸۸۳ روپے روح حیات کی تین دن کی بکری سے کون بے جہ نتیجہ نکالے کہ روح حیات ... انسان کی دوبارہ زندگی کے لیئے لاثانی دوا نہیں بچپن کی بے تمیزی زمانہ یا جوانی کی بے پرواہ حالت میں بوجہ اعتدالی یا خلاف قدرت عادات سے جو لوگ مرض ... رہا پیدا کرکے دنیا کی تمام لذتوں سے محروم ہو بیٹھے ہیں انکے لیئے روح حیات تیر کا کام یا تیر بہدف دوا ہے۔ یہ نہ صرف دوا ہے بلکہ اعصاب کی طاقت اور اغذا سے یہ دوا ہے۔ جو دو دن میں ہی قوت مجولیت کو بڑھانا شروع کر دیتی ہے چہرے میں رونق دابداری حاصل ہوتی ہے قوت باہ حالت طبعی پر آجاتی ہے۔ دیگر امراض جو کثرت فواحشات اور ناجائز حرکات سے لاحق ہو گئی تھیں انکے دفعیہ کیلئے روح حیات اکسیر کا حکم رکھتی ہے نامردی ضعف باہ ضعف مثانہ جریان سرعت رقت ضعف اعصاب ضعف معدہ ضعف دماغ ضعف جگر ذیابیطس اور اختلاج قلب کے واسطے بمنزلہ تریاق ہے جسمانی کمزوری لاغری بے رونقی زردی چہرہ کے لیئے اگر اسے تمام مقوی دواؤں پر ترجیح دیجائے تو بجا ہے حلق سے اترتے ہی اسکا اثر خاص ان اعصاب پر پڑتا ہے جس پر قوت باہ کا مدار ہے۔ بزدل کو جوان دیجان کو تنا زور بوڑھے کو صاحب کار بنانا اسی روح کا کام ہے قیمت فی شیشی روح حیات روحِ حیات کے علاوہ ایک عجیب الاثر دوائی جو صرف بیرونی استعمال سے مردہ اعصاب کو زندہ کر دیتی ہے۔ جو ہمارا روغن نافع سستی ہے یہ روغن رگوں پٹھوں کی سستی لاغری وغیرہ کو دور کرکے معزولہ طاقت کو بحال کر دیتا ہے۔ اور گئے گزرے مریض نامردی کو پورا مرد بنا دیتا ہے اور عمر بھر کسی اور دوا کے استعمال کرنے کی حاجت نہیں رہتی قیمت فی شیشی روغن چار روپے چار آنہ

حکیم محمد شریف آئی ڈاکٹر کیمیاگر پروپرائٹر شفاخانہ عام لاہور سے طلب کریں

خلیفہ ہارون الرشید اور ایک بدوی

ذیل میں ایک عجیب مکالمہ درج کیا جاتا ہے جو اس وقت کا ہے۔ جبکہ خلافت راشدہ خلافت نہیں بلکہ سلطنت یا حکومت کی صورت میں تبدیل ہو چکی تھی اسکو پڑھ کر معلوم ہوگا کہ علمی قوت کیسی زبردست اور موثر ہوتی ہے۔ ایڈیٹر

حج کا زمانہ تھا اور اکناف عالم سے مذہب پرست مسلمان آکر مکہ مشرفہ میں جمع ہوئے تھے خلیفہ ہارون الرشید بھی اسی تقریب میں داخل بیت اللہ ہوا تھا۔ اور مناسک حج کے اثنا میں خاص و عام کو طواف کرنے سے منع کر دیا تھا کہ اسکو سہولت اطمینان کے ساتھ تنہا طواف کرنیکا موقع ملے ایسی حالت میں ایک بدوی نے طواف میں خلیفہ پر سبقت کی اسکی یہ حرکت خلیفہ کو ناگوار معلوم ہوئی حاجب کو حکم دیا کہ بدوی کو فوراً منع کردے حاجب نے بدوی کو طواف سے روکنا چاہا۔ تو بدوی نے اُسکو کہا "یہ ایسا مقام ہے جہاں خداوند کریم عالم نے حاکم و محکوم کو مساوات کا حق دیا ہے چنانچہ فرماتا ہے۔ سواء العاکف فیہ والباد ومن یرد فیہ بالحاد بظلم نذقہ من عذاب الیم۔"

خلیفہ نے یہ جواب سنا تو اسکو بدوی کی جانب سے کچھ خوف و تامل پیدا ہوا اور وہ خاموش ہو گیا۔ اسکے بعد خلیفہ حجر اسود کا بوسہ لینے آگے بڑھا تو بدوی نے یہاں بھی اُس پر سبقت کی پھر خلیفہ مقام مصلی پر پہنچا تو اس مقام پر بھی بدوی نے سبقت کرکے نماز پڑھ لی۔

خلیفہ نے نماز سے فارغ ہو کے بدوی کے حاضر کرنیکا حکم دیا۔ حاجب دوڑا ہوا گیا۔ تو اس نے کہا "کہ امیر المومنین تمہیں یاد فرما رہے ہیں۔" بدوی نے کہا مجھے امیر المومنین سے کوئی ضرورت نہیں ہے اگر انہیں میری ضرورت ہے تو وہ خود میرے پاس آئیں یہ سن کے خلیفہ خود اس بدوی کے پاس گیا اور سلام کیا بدوی نے سلام کا جواب دیا خلیفہ نے کہا عرب صاحب! یہاں بیٹھ جاؤ بدوی: "یہ مکان اور حرم میرا نہیں ہے۔ کہ میں یہاں بیٹھوں اگر تمہیں ضرورت ہو تو بیٹھو ورنہ چلے جاؤ۔

یہ جواب بھی خلیفہ کو بہت شاق گزرا ایسی گفتگو اور ایسے جوابات اُس نے کسی سے نہ سنے تھے۔ اور نہ کسی کو جرأت تھی کہ امیر المومنین سے بالمشافہ ایسی باتیں کہہ سکے ہارون کو ناچار بیٹھنا پڑا اور اس نے سوال کیا۔ "تم پر خدا نے جو چیز فرض کی ہے۔ میں اسکی نسبت سوال کرتا ہوں اگر تم جواب دو تو سمجھا جائیگا کہ تم اور بھی باتوں کا جواب دے سکتے ہو۔"

بدوی "پہلے تم یہ بتاؤ کہ تمہارا سوال متعلمانہ ہے یا تمسخرانہ ہے؟"

خلیفہ "(اس محل استفسار پر متعجب ہو کے) خیر میرا سوال متعلمانہ ہے۔"

بدوی "تو پھر تمہیں متعلم کے طرز و انداز میں گفتگو کرنی چاہیئے۔ یہ سن کے خلیفہ دو زانو ہو بیٹھا۔

بدوی "ہاں اب پوچھو کیا پوچھنا چاہتے ہو؟"

خلیفہ "خدا نے تم پر کیا فرض کیا ہے۔"

بدوی "تم کس فرض کی نسبت سوال کرتے ہو آیا ایک کی نسبت یا پانچ یا سترہ یا چونتیس یا پچاسی یا طول عمر میں ایک یا چالیس کا ایک یا دو سو کے پانچ کی بابت؟"

خلیفہ "(تعجب اور ہنسی سے بے تاب ہو کے) میں نے تم پر ایک فرض کی نسبت سوال کیا تم نے دنیا بھر کا حساب پیش کر دیا؟"

بدوی "اے ہارون اگر امور دین میں حساب نہ ہوتا۔ تو خدا تعالے روز حساب میں مخلوق کو حساب سے نہ گرفت کرتا اس نے صاف کہدیا ہے۔ نضع الموازین القسط لیوم القیامۃ فلا تظلم نفس شیئاً وان کان مثقال حبۃ من خردل اتینا بہا وکفی بنا حاسبین[لہ]

بدوی کے کلمۂ خطاب یعنی "اے ہارون" سے خلیفہ کے چہرہ پر غیظ و غضب کے آثار نمودار ہوئے۔ اور مارے غصہ کے آنکھیں جھکنے لگیں مگر اس نے غصہ کو ضبط کرکے کہا "تم نے بہت سے فرائض کا ذکر تو کر دیا ہے۔ مگر اب تمہاری خیر اسی میں ہے۔ کہ تم صاف و صریح طور پر ان کی تفسیر کرو۔ ورنہ صفا و مروہ کے درمیان تمہاری گردن مارنے کا حکم دیا جائیگا۔"

یہ سن کے حاجب نے عرض کیا۔ "امیر المومنین! یہ بدوی نادانی سے آپکے ساتھ گفتگو کر رہا ہے۔ اسلیئے معاف فرما دیجئے کم از کم اس بزرگ و مقدس مقام کے خیال کر ہی در گزر مناسب ہے۔"

دونوں کی باتوں کو سنکے بدوی ہنستے ہنستے لوٹ گیا خلیفہ کو اسکی ہنسی پر بہت حیرت ہوئی۔ اور پوچھا۔ تم کس بات پر اسقدر ہنس رہے ہو؟"

بدوی "میں نہیں سمجھ سکا کہ تم دونوں میں زیادہ جاہل کون ہے۔ آیا وہ جو مرنیوالے شخص سے موت کو لوٹا دینا چاہتا ہے۔ یا وہ جو مرنیوالے کیلئے موت کو طلب کرتا ہے؟"

اس جواب پر ہارون الرشید بالکل خاموش و بے بس ہو گیا۔ اور اس کی سچائی کے اثر سے بے اختیار رو دیا بدوی کہنے لگا تم نے سوال کیا تھا کہ خدا نے مجھ پر کیا فرض کیا ہے۔ اسکا جواب سنو! خدا تعالیٰ نے مجھ پر بہت سی چیزیں فرض کی ہیں ایک فرض سے مراد دین اسلام ہے پانچ فرض سے مراد نماز پنجگانہ ہے۔ سترہ سے مراد سترہ رکعتیں ہیں چونتیس سے مراد چونتیس سجدے ہیں پچاسی سے مراد پچاسی تکبیریں ہیں طول عمر میں ایک فرض کی مراد حج بیت اللہ ہے۔ چالیس کے ایک سے مراد بکریوں کی زکوٰۃ ہے یعنی کسی کے پاس چالیس بکریاں ہوں تو ایک بکری زکوٰۃ میں دینا فرض ہے۔ دو سو کے پانچ سے مراد چاندی کی زکوٰۃ ہے"

بدوی کی اس تفسیر سے ہارون الرشید بہت مسرور ہوا اسکا بغض مبدل بہ محبت ہو گیا اور اسکی نظر میں بدوی کی محبت بیٹھ گئی۔

بدوی پھر کہنے لگا۔ "تم نے جو سوال کیا تھا۔ اسکا میں نے جواب دیدیا۔ اب میں تم سے سوال کرتا ہوں تم جواب دو!" ہارون نے کہا پوچھو بدوی نے کہا ایک شخص نے نماز فجر کے وقت ایک عورت کو دیکھا۔ اسوقت وہ اُس کے لیئے حرام تھی ظہر کا وقت آیا تو وہ اُس کے لیئے حلال ہو گئی عصر کے وقت حرام تھی اور مغرب کے وقت حلال ہو گئی۔ عشا کے وقت وہ پھر اس پر حرام ہو گئی۔ دوسری صبح کو پھر حلال ہو گئی اور ظہر کے وقت حرام۔ عصر کے وقت پھر حلال ہو گئی۔ اور مغرب کے وقت

[لہ] ہم قیامت کے دن انصاف کا ترازو قائم کرینگے کسی پر ظلم نہ کیا جائیگا اگر رائی کے بھی کوئی چیز رہ گئی ہو تو ہم اُسے بتا دینگے اور ہم جیسا محاسب کافی ہے۔ ۱۲

حرام تہی اور جب عشا کا وقت آیا وہ عورت اسکے لئے حلال ہوگئی مسئلہ کی اس صورت کو سنکے ہارون الرشید بے انتہا متعجب ہوا۔ اور بولا " بہائی تم نے مجھ ایسے سمندر میں پھینک دیا ہے کہ تم ہی اس سے مجھے نکال سکوگے۔

بدوی ۔" تم خلیفہ ہو اور تم سے زیادہ عالی رتبہ کوئی نہیں ہے اسلئے ضرور تہا کہ تم کسی مسئلہ کا جواب دینے سے عاجز نہ ہوتے مگر افسوس ہے کہ تم مجہہ سے ایک بدوی کے ایک سوال کا جواب نہیں دیسکتے "

خلیفہ۔ " آپ علم میں مجہہ سے زیادہ عالی رتبہ ہیں۔ پس اس مقام مقدس کی بزرگی پر نظر کر کے اس مسئلہ کی وضاحت فرمایئے "

بدوی۔ " خیر میں اس کی وضاحت کرتا ہوں۔ مگر تم عہد کرو کہ آیندہ سے ہر شکستہ حال کیساتہ عمدہ سلوک کروگے۔ فقیر پہ رحم کہا دوگے۔ اور کسی حقیر کو چشم حقارت سے نہ دیکہوگے "

خلیفہ۔ " میں ان سب شرطوں کو بطیب خاطر قبول کرتا ہوں "

بدوی۔ " تو اب مسئلہ کو سمجھو۔ ایک شخص نے کسی کی لونڈی کو نماز صبح کیوقت دیکہا اور اسوقت وہ اسپر حرام تہی۔ ظہر کے وقت اسنے لونڈی کو خرید لیا اسوقت وہ اس پر حلال ہوگئی عصر کا وقت آیا تو اس نے لونڈی کو آزاد کر دیا۔ وہ اس پہ حرام ہوگئی مغرب کے وقت اسنے نکاح کیا پہر وہ اسپر حلال ہوگئی۔ صبح کیوقت اسنے طلاق دیدی۔ پہر ظہر کے وقت رجعت کی پس وہ حلال ہوگئی ظہر کیوقت اسنے ظہار کیا پہر وہ حرام ہوگئی۔ عصر کا وقت آیا تو اسنے کفارہ میں اسکی طرف سے غلام آزاد کیا پہر وہ اسکے لیئے حلال ہوگئی۔ مغرب کے وقت وہ اسلام سے مرتد ہوگیا اسصورت میں وہ پہر حرام ہوگئی۔ اور جب عشا کا وقت ہُوا تو اسنے توبہ کی اور اسلام کی طرف رجوع ہُوا۔ پہر وہ اسکے لیئے حلال ہوگئی۔

اس تقریر کو سنکے ہارون الرشید کمال درجہ خوش ہُوا بلکہ ایک طرح سے اسکو رشک ہونے لگا۔ بدوی کیلئے دہزار درم کا انعام تجویز کیا۔ جب درم لائے گئے۔ تو بدوی نے کہا مجہے اس کی ضرورت نہیں ہے مستحقین کو دیدو "

خلیفہ۔ " تو آپکے لئے کچہہ وظیفہ مقرر کرنا چاہتا ہوں۔ جو عمر بہر آپکے بے فکر کردے "

بدوی ۔" مجہے تمہارے وظیفہ کی حاجت نہیں جسنے تمہارے لئے وظیفہ مقرر کیا ہے میرے لئے بہی وظیفہ مقرر کرچکا ہے "

خلیفہ۔ " اچہا اگر آپ پر کچہہ قرض ہو تو بیان کیجئے۔ میں اسکو ادا کر دیتا ہوں "

بدوی۔ " اسکی بہی کوئی احتیاج نہیں ہے پہر وہ بدوی یہ اشعار پڑھنے لگا "

ہب الدنیا تو آتینا سبنیا

فرض کرو کہ دنیا کئی سال تک بہی آتی رہی (تو بہی کیا ہوا)

فتکدر ساعة وتلذ حینا

کبھی آرام دکہاتی ہے کبھی تکلیف

فما ابغی لشی لیس یبقی

میں ایسی چیز کو نہیں چاہتا جو باقی نہیں رہتی

واترکہ غدا للوا رثینا

اور جسکو کل وارثوں کیلئے چہوڑ جانا پڑے

کانی بالتراب علے یحثی

گویا میں دیکہ رہا ہوں کہ مٹی مجہپر پیلوؤں سے ڈالی جارہی ہے۔

وبالاخوان حولی نادبینا

اور میرے اطراف بہائی بند چیختے چلاتے ہیں۔

خلیفہ۔ " رقیق القلب ہوکے ، میں آخر میں امید کرتا ہوں کہ آپ مجہے اپنے نام و نشان اور قبیلہ سے آگاہ فرمائینگے "

بدوی۔ " میں موسیٰ رضا ابن جعفر الصادق ابن محمد الباقر ابن زین العابدین ابن الحسین ابن علی ابن ابی طالب ہوں "

یہ سنتے ہی ہارون الرشید اٹہا اور حضرت کی پیشانی پر بوسہ دے کے یہ آیت پڑہی " **اللہ اعلم حیث یجعل رسالتہ** "

یعنی اللہ خوب جانتا ہے کہ اپنی رسالت کا منصب کسکو دے فقط

کیش رتن آئل

امرتسر ٹمپرنس سوسائٹی کے مشہور و معروف سکریٹری لالہ نند لال مالک ہندو میڈیکل ہال نے کیش رتن آئل ایک تیل طیار کیا ہے جسکا نام تو سودیشی اور بدیشی بولی کا مرکب ہے اس تیل کی ایک شیشی لالہ نند لال صاحب نے میرے پاس بغرض اظہار رائے بہیجی ہے اور ظاہر کیا ہے کہ یہ تیل خوشبودار اور سر اور بالوں کو نرم رکہنے کے علاوہ بالوں کو مضبوط کرتا ہے اور اس میں چکناہٹ بہی نہیں اس تیل کا تجربہ کیا ہے۔ فی الحقیقت وہ خوشبودار ہے۔ اور تیل علی العموم بالوں کو نرم رکہتا ہی ہے۔ خوبی کی بات یہ ہے کہ اس میں چکناہٹ کم ہے۔ میں اس تیل کے عمدہ ہونے کی تصدیق کرتا ہوں۔

اسوقت بدقسمتی سے لوگوں کا مذاق یہانتک بگڑ رہا ہے کہ عمدہ اشیا کی خرید و فروخت میں بہی ہندو مسلمانوں کا سوال لے آتے ہیں۔ یہ بہت بیہودہ طریق ہے۔ عمدہ چیز خواہ وہ کسی کی بہی ہو اس کی قدر کرنی چاہیئے۔ اور قرآن کریم نے تو اسی کی تعلیم دی ہے۔ اسلیئے میں امید کرتا ہوں کہ اس تیل کے ذریعہ ان فوائد کو حاصل کرنے میں مضایقہ نہیں کیا جاویگا۔ جو اس کے استعمال سے حاصل ہو سکتے ہیں میں لالہ نند لال صاحب سے ۱۶ سال سے واقفیت رکہتا ہوں۔ وہ ایک بااصول اور خوش معاملہ ڈرگسٹ ہے اور ایمانداری اور سچائی کیلیئے بہت بڑے مالی نقصان اٹہا چکے ہیں اس لیئے اس تیل کی عمدگی کیلیئے لالہ نند لال کا نام میرے تجربہ کے موافق اچہی ضمانت ہے قیمت ۱۲ / فی بوتل لالہ صاحب موصوف سے ملیگا۔

اردو کی مختصر نویسی کی کتاب

لاہور کی بزم اردو کی کوششیں قابل قدر ہیں بزم اردو نے اردو مختصر نویسی کی کتاب حال میں شایع کی ہے جو نہایت خوشخط اور عمدہ کاغذ پر چہاپی گئی ہے کتاب قابل قدر ہے اخبار نویسوں اور دکلا وغیرہ کیلیئے نہایت ہی مفید ہے۔ قیمت ۴ /

لجۃ النور

حضرت حجۃ اللہ مسیح موعود مغفور کی تازہ شایع شدہ تصنیف جو عربی زبان میں ہے۔ اور جس کے ساتہ فارسی ترجمہ بہی ہے یہ کتاب علماء مصر شام و عرب غرض کل اسلامی ممالک کے علماء کی طرف بطور تبلیغ لکہی گئی ہے۔ حضرت مسیح موعود مغفور کی تصنیف جن حقایق اور معارف کا خزینہ ہوتی ہے وہ کوئی ایسا امر مخفی نہیں ہے اس کتاب کی قیمت بہت ہی قلیل رکہی گئی ہے یعنے صرف ۳ / جو اصل لاگت سے بہی کم ہے احباب کو چاہیئے کہ اسکی متعدد کاپیوں کی قیمت بہیجدیں۔ تاکہ ممالک غیر میں شایع ہوسکے۔ یہ ۱۲ سوچیں ہے اگر صرف تین سو آدمی ہی سات سات کاپیوں کی قیمت بہیجدیں تو یہ کتاب مفت تقسیم ہوجاوے۔

درخواستیں مہتمم کتب خانہ حضرت مسیح موعود مغفور کے نام آنی چاہئیں

حضرت امیر المومنین سیدنا نور الدین کے ارشادات

چند روز کا ذکر ہے۔ مدرسہ تعلیم الاسلام کے طلباء کھیل کر آ رہے تھے۔ اور حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کسی مریض کو دیکھکر تشریف لا رہے تھے اپنی معمولی ذرہ نوازی کے اصول پر ایڈیٹر الحکم کے دفتر کے سامنے ٹھہر کر بعض اخباری تازہ امور کے متعلق استفسار فرما رہے تھے کہ استے میں وہ طالبعلم بھی وہیں آ پہونچے حضرت نے بچوں کو دیکھکر سلام علیکم کہنے میں ابتدا فرمائی۔ اور یہ آپکا علی العموم معمول ہے۔ کہ حضرت امام مغفور کی طرح خود سلام میں ابتدا فرماتے ہیں بچے کھڑے ہو گئے فرمایا میں تمہین کھیلتے ہوئے دیکھکر بھی بہت خوش ہوتا ہون تعلیمی اور دماغی محنت کے بعد کھیلنا اور ورزش کرنا ضروری ہے اس سے قوی تازہ دم ہو جاتے ہیں اور اعضا میں چستی اور پھرتی پیدا ہوتی ہے صحت اچھی رہتی ہے۔ لیکن میں یہ کبھی پسند نہیں کرتا کہ تم کھیل کود کو اپنی تعلیم پر مقدم کر لو اور وقت جیسی قیمتی نعمت بہت زیادہ کھیل کود میں صرف کر دو جسمانی صحت بڑی ضروری چیز ہے۔ قرآن مجید نے اسی اصل پر کھانے پینے پہننے اور دوسرے امور صفائی وغیرہ کے متعلق خاص ہدایات دی ہیں پھر جسطرح پر جسمانی ورزش اور کسرت تمہارے جسم کے نشو و نما اور صحت کے لئے ضروری چیز ہے اسی طرح روح کو صحت اور درستی کی حالت میں رکھنے کے لئے بھی ایک قسم کی ورزش کی ضرورت ہے۔ جب تک اس ورزش سے انسان کام نہیں لیتا روحانی بیماریاں حملہ کرتی ہیں اور روح کو نکما کر دیتی ہیں وہ ورزش روحانی اصطلاح میں مجاہدہ کہلاتی ہے اور وہ عام بات ہے منجملہ اس کے ایک نماز ہے نمازوں کی پابندی انسان کے اندر بہت سی خوبیاں پیدا کر دیتی ہے صفائی اور پاکیزگی کا خیال رہتا ہے۔ حفظ اوقات کی عادت پیدا ہوتی ہے۔ باہم اتفاق اور وحدت کا سبق ملتا ہے۔ سب سے بڑھکر دعاؤں کا موقعہ ملتا ہے جس سے انسان کے اخلاق و عادات سنور سکتے ہیں اور نیک عادتیں اور خصلتیں بھی ایسی عمدہ چیز ہیں جو انسان کی صحت کو درست قائم رکھتی ہیں۔ اگر انسان بڑا ہی طاقتور ہو اور جسمانی صحت اچھی بھی ہو مگر بدچلن ہو جاوے تو اس کی طاقتیں زائل اور صحت خراب ہو جاتی ہے۔ پس تندرستی کے قائم رکھنے کے لئے جس چیز کی دراصل ضرورت ہے۔ وہ نیک عادات اور عمدہ اخلاق ہیں جو روحانی ورزش سے حاصل ہوتے ہیں اسلئے اب ورزش جسمانی پر بھی ان کو مقدم کرو جو میری عین خوشی کا موجب ہے۔"

اس مختصری با موقعہ نصیحت سے حضرت کی خواہشوں کا پتہ لگتا ہے۔ کہ آپ قوم کے اندر کیا روح پیدا کرنا چاہتے ہیں

مندرجہ بالا تقریر سے پہلے ایڈیٹر الحکم سے دریافت کیا کہ اخبارات میں تازہ ترین خبر کیا ہے۔ میں نے عرض کیا **اخبارات کا جدید قانون پاس ہو گیا ہے۔** فرمایا۔ مصالح آلہیہ اپنا کام کر رہے ہیں۔ بداندیش لوگوں کی تیز تحریروں نے یہانتک نوبت پہونچائی اچھا ہے اسلام کے حقائق ظاہر ہونگے۔ اور اس طرح بھی لوگوں کی اصلاح ہو گی۔ تیز زبانی اور بدگوئی بھی ایک بیماری ہے۔ اسکے لئے قانونی بندشیں اصلاح کا کام کرینگی۔

انجمن حمایت اسلام کا ذکر تھا۔ فرمایا انجمن نے بہت بابرکت کام کیا ہے۔ اور اللہ تعالے نے اسے مثمر کیا ہے۔ انجمن کی تالیفات نے مسلمان بچوں کو ایک حد تک دین سے آگاہ کیا ہے۔ اور یہ کتابیں بہت مقبول ہوئی ہیں۔ ملک کے ہر حصوں سے اسکی مانگ آتی ہے۔ اور وہ انجمن کی مستقل آمدنی کا بہت بڑا جزو ہیں اتنے بڑے کام میں اگر کوئی غفلت بھی ہوئی۔ تو وہ اس قابل نہیں کہ اس پر بہت بڑا شور مچایا جاوے اور بنے ہوئے کام کو بگاڑنے کی کوشش کی جاوے۔ یہ اصلاح کا طریق نہیں ہے۔

ایکدن میں حضرت کی خدمت میں حاضر تھا۔ باہر کے چند دوست ڈاکٹر عباد اللہ صاحب اور بابو نور الٰہی صاحب وغیرہ بھی موجود تھے۔ چند سکھ باہر سے آئے۔ اور بھکاران میں سے ایک نے باآواز بلند ایک قسم کا لیکچر سنانا شروع کر دیا وہ اپنے لیکچر کے اثنا میں بعض سوال اپنے رفقاء سے کرتا اور وہ جواب دیتے یہ ایک اچھا خاصہ مشغلہ بنا ہوا تھا حضرت امیر المومنین خطوط کا جواب ایسے اطمینان اور سکینت سے لکھ رہے تھے۔ کہ انہیں معلوم بھی نہ ہوا۔ کہ کون بولتا ہے اور کیا کہتا ہے۔ طبیعت میں کسی قسم کا انتشار نہ تھا۔ میں اپنے ذوق میں **الا بذکر اللہ تطمئن القلوب** پر غور کرنے لگا۔ اور اس عملی تفسیر کو آخر میں نے باہر نکل کر ان دوستوں سے ذکر کیا جو وہاں موجود تھے۔ اور انہوں نے ان سکھوں کی جرأت اور شوخی کا ذکر مجھ سے کیا میں نے جب انہیں اس **نکتہ معرفت** کی طرف توجہ دلائی جس نے ایک خاص ذوقی حالت مجھے عطا کی تھی۔ تو وہ بیحد مسرور ہوئے وہ یہ کہ انسان اطمینان قلب اور سکینت کا جویاں رہتا ہے۔ کبھی اسے مال و دولت کے حصول میں تلاش کرتا ہے۔ اور کبھی عمدہ لباس اور عمدہ خوراک اور حسین بی بی کے رنگ میں ڈھونڈتا ہے۔ مگر یہ اکسیر ان باتوں میں مخفی نہیں اس کے حصول کی کلید ذکر اللہ ہے۔ حضرت امیر المومنین کے قلب پر خارجی حالات کا وہ پریشان کن اثر نہیں ہوتا جو دوسروں کو معاً گھبرا دیتا ہے اسی واقعہ کو پیش کر کے میں نے بتایا۔ کہ دیکھو یہ کیسی کوہ وقاری ہے کہ ان لغویات سے اسے کوئی گھبراہٹ نہیں۔ اگر کسی دوسری مجلس میں ایسا ذکر ہو تو وہ انہیں پاگل قرار دیکر باہر نکال دے مگر کس حوصلہ اور تمکنت سے بیٹھا ہے۔ اسے معلوم بھی نہیں کہ کوئی کیا کہتا ہے۔ یہ ہے **اطمینان قلب** کا ثبوت اور زندہ ثبوت۔ جو ذکر اللہ سے حاصل ہوتا ہے۔ خدا کرے ہم بھی اسے حاصل کر سکیں (آمین)

ایک احمدی خاتون کو نکاح ثانی پر ریمارک

بدقسمتی کو جہاں مسلمانوں میں شریعت کا استخفاف بہت سی رسوم کی پابندی سے ہو رہا ہے۔ وہاں بعض قوموں میں **نکاح ثانی** کو معاذ اللہ عملی رنگ میں حرام سمجھا جاتا ہے انہیں سے ہی راجپوتوں کی قوم بھی ہے موضع سرموعہ ضلع ہوشیارپور کے ایک احمدی راجپوت مسمی نعمت خان نے وہاں کی ہی ایک بیوہ احمدی خاتون سے قادیان میں آکر نکاح کر لیا اسلئے کہ سرموعہ میں اسکی جان کا خطرہ تھا جب وہ واپس سرموعہ گیا تو اسکو اور اسکی عورت کو قتل کر دینے کی تجویز ہوئی مگر جب آن منظور ہوئی تو عدالت کا دروازہ کھٹکھٹانا پڑا چونکہ گڑھ شنکر کا سب انسپکٹر بھی راجپوت ہے۔ اسلئے اسکی رپورٹ بھی بیچارے کے مقدمہ کے خارج ہو گیا اور خطرہ بڑھ گیا مجبوراً انہیں وطن چھوڑ کر

مختصر نوٹ

وفادار اخبارات کی حوصلہ افزائی

گورنمنٹ نے جہان ایک طرف انقلاب انگیز پریس کے اثر کو روکنے کے لئے جدید قانون پریس پاس کیا ہے وہان فی الواقع اس امر کی سخت ضرورت ہے کہ ان اخبارات کی حوصلہ افزائی کے لئے مناسب تجاویز اختیار کیجائیں جو بدامنی کے دشمن اور ملک میں وفادارانہ خیالات پہیلانیکی کوشش کرتے ہیں۔ چونکہ انقلاب انگیز لٹریچر کی کثرت اشاعت نے اہل ملک کے مذاق کو خراب کردیا ہے اس لیئے ایسے قابل قدر اخبارات کی کثرت اشاعت کی طرف گورنمنٹ اور ہندوستانی والیان ریاست کی توجہ ضروری ہے۔ اس قسم کے اخبارات مدارس اور مختلف محکمہ جات مین مہیا کئے جانے ضروری ہین۔ مین اس رائے کی جو کوٹیہ پیپر مین اور پیسہ اخبار وغیرہ مین ظاہر کی ہے زور سے تائید کرتا ہون؛

اتحاد کی آوازین اٹھ رہی ہین

خدا کا شکر ہے کہ مسلمان باہم ملکر کام کرنیکی ضرورت کو محسوس کررہے ہین۔ اور ہر طرف سے ایسی صدائیں اٹھ رہی ہین۔ ہز ہائینس سر آغاخان صاحب بالقابہ نے ندوۃ العلماء کے ایڈریس کے جواب مین علماء سے درخواست کی کہ وہ اسلام کے مختلف فرقوں مین اتحاد و یگانگت کے بڑہانے کی کوشش کرین۔ علماء اگر ذرا سی توجہ کرین۔ اور خوف الٰہی سے کام کرنیکے لئے قدم اٹھائیں تو مسلمانونکے مذہبی نزاعون کا فیصلہ آسانی سے ہوسکتا ہے۔ وقتی ضروریات پکار پکار کرانہین اس اتحاد کی تعلیم دے رہی ہین۔ اور فصیح الودین سمجھا رہا ہے کہ کبہی جہگڑو ونسے ان کی ہوا بگاڑ دی ہے لب اعتصموا بحبل اللہ جمیعاً پر عمل کرو خدا کرے کہ یہ دلائیر مختلف طبقون اور حصوں مین گونج کرہی نہ رہجائیں بلکہ اپنا عملی اثر پیدا کرین۔

یکلم الناس فی المہد کی صداقت

حضرت مسیح علیہ السلام کے متعلق قرآن مجید مین بطور اظہار نعمت آیا ہے کہ وہ مہد مین کلام کریگا اس مضمون کے متعلق بعض لوگون کا خیال ہے کہ وہ پیدا ہوتے ہی کلام کرنے لگے مگر ہم اس آیت پاک کے معنوں مین جو کچھ سمجھتے ہین وہ یہ ہے کہ بہت چہوٹی عمر مین کلام کرنے لگے تہے۔ اور عمدہ عمدہ معارف جوان کی عمر کے تقاضے سے بڑہکر تہے بیان کرتے تہے۔ اور یہ داد الٰہی خیک اعجازی رنگ رکہتی ہے ایسی نظیرین مختلف اوقات مین ظاہر ہوتی ہین۔ ابہی امریکہ کی ہارورڈ یونیورسٹی مین ایک دس سالہ لڑکے نے خلائے جسامت کے مضمون پر عالمانہ لیکچر دیا جس کے دلائل کو سنکر بڑے بڑے ماہرین علم نے تعجب ظاہر کیا۔

انسانی تجارت

بردہ فروشی کا رواج اس وقت تک بہی بعض ان ممالک مین نہایت افسوس سے دیکہا جاتا ہے جو مہذب کہلاتے ہین۔ شکاگو مین ایک بڑی بردہ فروش کمپنی کا ہیڈ کوارٹر ہے وہان چین۔ جاپان اور جرمنی فرانس اور دوسرے ممالک سے خوبصورت عورتون کو لاکر فروخت کیا جاتا ہے اور پانچ پانچ ہزار تک قیمت اٹھتی ہے۔ اسلام مین غلامی پر اعتراض کرنیوالے غور کرین کہ اسلام نے تو غلامی کو دور کیا ہے یہ بردہ فروشی شکاگو جیسے شہر مین جو تہذیب امریکہ کا مرکز کہنا چاہیئے۔ کیسا بدنما داغ ہے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ محض علوم مین ترقی اور ایجادات اور تجارت مین بڑہجانا اعلیٰ درجہ کے اخلاق نہین بناسکتا تزکیہ نفوس کے لیئے ان عقلی علوم سے مدد نہین ملتی ہے۔ بلکہ بعض اوقات یہ علوم بہت سے جرائم مین طاق اور تیز کردیتے ہین۔ یہی وجہ ہے کہ ان علوم کے حصول کے لیئے تقویٰ کی ضرورت نہین وہ صرف جسمانی علوم ہین۔ اور آسمانی معارف ہین۔ جو تقویٰ کیساتہہ وابستہ ہین۔ واتقوا اللہ ویعلمکم اللہ ط

تہذیب کا اثر

تہذیب سے مراد دراصل اصلاح نفس و اخلاق سمجہی جانی چاہیئے اور ہے بہی یہی مگر آج تہذیب سے مراد صرف فیشن اور چند رسومات واداب لیئے جاتے ہین۔ جو کپڑے پہننے ملنے ملانے سے متعلق ہین۔ ورنہ کیا وجہ ہے کہ تہذیب تہذیب پکارتے ہوئے بہی ان مقامات مین جو اس سویلزیشن کے چشمہ سمجہے جاتے ہین جرائم مین کمی نہین ہوتی خاص لنڈن مین ہرسال ایک لاکہہ اٹھ ہزار آدمی بحساب اوسط مختلف جرائم مین سزا پاتے ہین جرائم کی تصریح نہایت شرمناک اور خطرناک ہوتی ہے۔ تو کیا اب یہ نہ سمجہا جاوے کہ موجودہ تہذیب جرائم کے پیدا کرنیکے لئے بلونان کے کام کررہی ہے یہ بالکل سچ ہے۔ کہ موجودہ تہذیب اور تعلیم نے لوگوں کو مذہب سے بے پرواہ کردیا ہے۔ اور تعلیم صرف دماغ پر اثر کرکے اسکو پرفن اور حیلہ سازی کا مرکز بنادیتی ہے۔ دل پر جو **معرفت الٰہی** کا منبع ہے بہت ہی کم اثر کرتی ہے۔ اسی لئے انبیاء علیہم السلام اور وہ لوگ جو اصلاح نفوس کے لئے مامور ہوکر آتے ہین **دل کی تربیت** کی طرف توجہ کرتے ہین کیونکہ آسمانی اور روحانی علوم کا منبع **دل** ہی ہے پس جب تک موجودہ تعلیم کیساتہہ مذہبی تعلیم کو لازمی نہین کیا جاتا۔ اصلاح نفس کی بجائے چالاکیان اور مکاریان ترقی کرینگی۔

محکمہ بندوبست گورداسپور

محکمہ بندوبست گورداسپور کے متعلق جس معاملہ پر الحکم نے کچھہ عرصہ گذرا قلم اٹھایا تہا آخر اسپر آخری ڈراپ سین گر گیا۔ لالہ بدری ناتھ تحصیلدار انچارج رسے گر گئے اور تبدیل ہوگئے۔ اور منشی برج لال تحصیلدار کو باوجود تبدیل ہوکر پٹہانکوٹ جانا پڑا۔ اگرچہ جیسا کہ بیان کیجاتا ہے منشی برج لال نے بٹالہ مین رہنیکی بہت کوشش کی مگر افسران بالادست نے مقامی حالات کے مناسبحال انکی تبدیلی کو ضروری سمجہا مظلوم پٹواری اپنی جگہ پر آگیا۔ لالہ برج لال صاحب کی جگہ لالہ الجہنداس صاحب مقرر ہوئے جنکے عمدہ اخلاق اور اچہے برتاؤ کی انکے مسلمان ماتحت بہی تعریف کرتے ہین۔ آخر وہ بہی تو ہندو ہی ہین کیون انکے متعلق ہندو مسلمانون کا سوال نہین۔ یہ محض خیالی ڈہکوسلے ہین جو نیکدل اور نیک خیال آفیسرون وہ ہندو ہون یا مسلمان سب انکی تعریف کرتے ہین۔ تہڑال الجہنداس صاحب اپنی سادہ زندگی اور حسن اخلاق کیوجہ سے قابل تعریف ہین افضل صاحب کی ناگہانی وفات پر جو جگہ خالی ہوئی تہی۔ اسپر شیخ رحیم بخش صاحب حلیم۔ اے کا تقرر نہایت اطمینان سے دیکہا گیا ہے۔

کارخانہ جیتی ریاڑکی

ملک قادر بخش صاحب تحصیلدار بٹالہ ضلع گورداسپور کے بیدار مغز زمینی گذشتہ کی تحریک سے تحصیل بٹالہ مین عام اور ملکی تجارت کو ترقی دینے کی غرض سے اچہے اچہے کام کررہے ہین ڈیرہ نانک کا ہائی سکول انکی ہی توجہ اور سعی کا نتیجہ ہے تقسیم کونین کے کام مین جو اثر انہونے اپنے علاقہ مین ڈالا۔ وہ قابل تعریف ہے۔ قادیان ریلوے کی تحریک انکی سعی کا نتیجہ ہے۔

موسیٰ رہائش کی مین ملک کے سواء یہ ایک بڑا کارخانہ جیتی کا کہولنے کی تجویز ہورہی ہے اس کارخانہ کے کھلنے سے بہت ترقی تجارت مین ہوگی ایسے کارخانون مین ملک کا سرمایہ صرف ہونا بہترین مصرف ہے ملک صاحب کی یہی ملکی قابل

مقتدائے طریقہ احمدیہ ۱۵

جناب حضرت مولنا مولوی حکیم حاجی نور الدین صاحب ہاں ہندوستانی دوا خانہ دہلی سے ادویات طلب فرمایا کرتے ہیں نیز اہل اللہ بھی ایسا ہی کرتے ہیں کیونکہ یونانی مرکب ادویات کے اجزا سے بنی ہوئی صرف اسی دواخانہ سے ملتی ہیں۔ اس **دواخانہ نے طب یونانی کے قالب مردہ میں تاب و توان پیدا کردی ہے** کیونکہ اس میں کل امراض کی منتخب یونانی بلکہ ویدک کی پانچسو ادویات طیار ہوتی ہیں اسکا عظیم کاروبار ہے۔ بہت بڑا اسٹاف ہے تاہم کام کی یہ کثرت کہ نہ صرف دن میں بلکہ بڑی رات تک کام کیا جاتا ہے۔ **حاذق الملک حکیم حافظ محمد اجمل خان صاحب دہلوی** اور ان کے مشہور خاندان کی خاص خاص مجرب دوائیں صرف اسی دواخانہ میں بنتی ہیں۔ جناب حاذق الملک اس دواخانہ کے سرپرست ہیں۔ اور اسکی آمدنی **مدرسہ دائیاں و شفاخانہ زنانہ دہلی کو دیجاتی ہے۔**

شفا اللہ تعالی کے اختیار میں ہے۔ مگر تدبیر اور تدبیر کیساتھ اخلاص شرط ہے۔ خدا کا شکر ہے کہ کثرت سے مریض اس دواخانہ کی ادویات سے شفا حاصل کر رہے ہیں کیونکہ **یہ دواخانہ ایمانداری سے اپنا فرض پورا کرتا ہے اور ہر مرض کی دوا اس میں طیار ہے**

لوٹ:۔ ماء اللحم خاص الخاص ارواح اور قوتوں کو ترقی دینے والی بہتی مقوی بہتر غذا بہتر دوا جناب حاذق الملک کا خاص خاندانی نسخہ طیار ہے۔ قیمت فی بوتل عہ نصف بوتل عہ

فہرست ادویات مفت:۔

ٹھیک یہ الفاظ پتہ لکھیئے:۔ **ہندوستانی دواخانہ دہلی۔ میڈی سنز** تار کا پتہ ہے۔

پانچ روپے سے دو لاکھ روپے کس طرح ہوگئے؟

کل کی بات ہے کہ میں ایک معمولی حیثیت کا انسان گنا جاتا تھا۔ آج ان سطروں کے پڑھنے والوں کے سامنے صرف ایک مفید ایجاد سے دس ہزار نہیں پچاس ہزار بلکہ پورے دو لاکھ روپیہ کی جائداد کا بلا شراکت غیرے مالک و مختار ہوں۔ میری کامیابی کا راز روح حیات کی ایجاد ہے۔ چند سال ہوئے کہ میں نے پانچ روپے کے سرمایہ سے تجارت شروع کی تھی اور آج تک دس لاکھ روپے کا فروخت ہو چکا ہے۔ جس شخص نے ایک دفعہ میری اس ایجاد کا استعمال کیا ہے تمام عمر کے واسطے روح حیات کا مجسم اشتہار بن گیا ہے۔ صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر لاہور میری تین یوم کی آمدنی ۳۸۸ روپے تصدیق کر چکے ہیں۔ اس سے صاف ظاہر ہے کہ جب تک کوئی دوائی شرطیہ مفید نہ ہو اسکی اسقدر کثرت سے بکری ناممکن ہے۔ بقول حضرت داغ دہلوی کے کہ وہ شخص بڑا بدنصیب ہے جو آج تک روح حیات کے مجرب فوائد اور شرطیہ نتائج سے محروم رہا ہے۔ دیکھئے روح حیات کیا چیز ہے؟ روح حیات میں وہ طاقت بھری ہے کہ ہاتھی اور شیر کا مقابلہ اسکے پینے والے کو آسان ہے۔ کیا آپ نے نہیں سنا کہ جناب ڈاکٹر ... صاحب بہادر انڈین میڈیکل سروس حضور شہنشاہ ایڈورڈ ہفتم خلد اللہ ملکہ اور گورنمنٹ انگلشیہ کے معزز عہدہ داروں وغیرہ اصحاب نے روح حیات کو طاقت میں بے نظیر مانا ہے۔ روح حیات رگ و ریشہ میں تحریک دے کے گردوں کے گودے یا فاسفورس کو چمکا کر خون صالح بکثرت پیدا کر کے اعصاب کی سستی کو اپنی بجلی کی آگ سے جلا کے چوبند کر کے ہر انسان کو صحیح و تندرست بنا دیتا ہے کہ پھر حوادث زمانہ اگر تلواریں بھی ماریں تو بھی بیٹ ہو کے بے آب ہو جاویں۔ ہندوستان انگلستان اور ممالک غیر کے بہترین مانے ہوئے ڈاکٹروں۔ میڈیکل کالج کے پچاروں۔ معزز عہدہ داران سلطنت کے سرٹیفکٹوں اور باوجود امتیازانہ مدت کے استعمال ہونے پر بھی دن بدن ترقی کی ہوئی مانگ اور ۳۸۸ روپے روح حیات کی تین دن کی بکری سے کون ہے جو یہ نتیجہ نکالے کہ روح حیات اس وقت انسان کی دوبارہ زندگی کے لئے لاثانی دوا نہیں ہے۔ بچپن کے زمانہ یا جوانی کی بے پرواہ حالت میں بوجہ بد عقل الیوں یا خلاف قاعدہ قدرت عامل ہونے سے جو لوگ مرض کمزوری اعصاب پیدا کر کے دنیا کی تمام لذتوں سے محروم ہو بیٹھے ہوں ان کے لئے روح حیات تریاق کامل ہے بہدف دوا ہے یہ نہ صرف دوا ہی ہے بلکہ اعصاب کی طاقت افزا غذا ہے یہ وہ مقوی روح ہے جو دو یوم میں ہی قوت رجولیت کو بڑھانا شروع کر دیتا ہے۔ چہرے میں رونق و آبداری حاصل ہوتی ہے۔ قوت باہ حالت طبعی پر آ جاتی ہے۔ دیگر امراض جو کثرت احتلامات اور طفولیت کی ناز یا حرکات سے لاحق ہو گئی ہوں ان کے دفعیہ کے لئے روح حیات اکسیر کا حکم رکھتا ہے نامردی۔ ضعف باہ۔ ضعف مثانہ۔ جریان۔ سرعت۔ رقت۔ ضعف اعصاب۔ ضعف معدہ۔ ضعف دماغ۔ ضعف جگر۔ ذیابیطس اور اختلاج قلب کے واسطے بے نظیر تریاق ہے۔ جسمانی کمزوری۔ لاغری۔ بے رونقی اور زردی چہرہ کے لئے اگر اسے تمام مقوی دواؤں پر ترجیح دی جائے تو بجا ہے۔ حلق سے اترتے ہی اس کا اثر خاص ان اعصاب پر پڑتا ہے جن پر قوت باہ کا مدار ہے۔ بڈھوں کو جوان مرد۔ جوان کو ممتاز اور بوڑھے کو صاحب نگار بنانا اسی روح کا کام ہے۔ اسکے استعمال سے علی العموم اولاد نرینہ پیدا ہوتی ہے باوجود ان اوصاف کے روح کی قیمت فی شیشی دو روپے آٹھ آنہ (عہ/)۔ روح حیات کے علاوہ ملک اور عجیب الاثر دوائی جو سردی سے مردہ اعصاب کو زندہ کر دیتی ہے وہ ہمارا روغن دافع سستی ہے۔ یہ روغن رگوں پٹھوں کی سستی۔ لاغری وغیرہ دور کر کے معتدل طاقت بحال کرتا ہے۔ بالکل گئے گذرے مریضان نامردی کو پورا پورا مرد بناتا ہے۔ قیمت فی شیشی روغن دافع سستی چار روپے چار آنہ (للعہ)۔ یہ ہر دو دوائیں حکیم محمد شریف آئی ڈاکٹر کیمیاگر پروپرائیٹر شفا خانہ علم۔ لاہور سے طلب کریں ۔

تصانیف کو مد نظر رکھا گیا ہے۔ اسوقت تک پانچ چھ پارے چھپ چکے ہیں قیمت ہر ایک (عہ) تفسیر سورۃ کہف مکمل ہے تین روپے چار آنہ

سچائی کا جھنڈا

اشتہاروں کی گرم بازاری مضمونوں کی تیز طراری مریضوں کی آہ وزاری آجکل وہ سمان دکھلارہی ہے کہ الامان! لیکن ہمارا کام باتوں سے نہیں چلتا ہے ہم پہلے دوا مفت دیتے ہیں اول آزماؤ پھر منگواؤ۔ پہلا اس میں بھی کچھ دھوکا ہے۔ قوائے تناسل کے متعلق ان دنوں مختلف قسم کی بدکاریوں کی وجہ سے عام طور پر ضعف کی شکایت ہے۔ ہمنے اس عوارض کے لیئے یہ لاجواب معجون طیار کی ہے جس کے چند روزہ استعمال سے امراض متعلقہ قوائے تناسل انشاءاللہ تعالےٰ فوراً دفع ہوتی ہے۔ اور ہر قسم کی شکایت کے لیئے مفید ہے ہمارا یہ کام نہ تھا کہ لکھ دیں کہ جواہرات طیار ہوتی ہے۔ اول مفت منگایئے پھر اگر شفا ہو تو طلب فرمایئے قیمت فی بکس عہ

طلاء طلسمی پیرانہ سالی کے اترا اور جوانی کی غلط کاریوں سے یہ امراض لاحق ہوتے ہیں اور بعض اوقات خودکشی کی نوبت پہنچتی ہے ہمارے اس طلاء طلسمی سے فائدہ اٹھائیں اور معجون طلسمی کھائیں انشاءاللہ وہ اسکو پایئے قیمت چھ ماشہ عاہ

سرمہ سلیمانی آنکھوں کی کل بیماریوں کو دفع کرنیوالا اور قوت بصارت بڑھانیوالا قیمت فی تولہ ۴ر

سنون دندان دانتوں کی کل بیماریوں کو دفع کرنیوالا اور دانت مثل گوہر آبدار بنانا اسی سنون کا کام ہے۔ قیمت فی بکس ۴ر

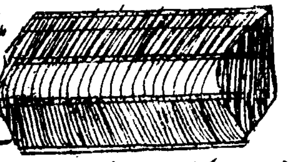
المشتہر

حکیم سرفراز حسین رضی مالک کارخانہ احمدیہ بلب گڈہ ضلع دہلی

پنجاب بھر کا سب سے بڑا و مشہور کارخانہ ہارمونیم باجے

سریلے خوشنما پائدار اعلیٰ پالش شدہ واپسی کی شرط بشرطیکہ استعمال نہ کیا جائے قیمت نہایت ہی ارزان

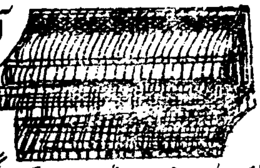
سنگل سردستی ہارمونیم باجہ ۳۔ اسٹاپ



مبتدیوں کے لئے مفید

جو شائقین باجہ سیکھنا چاہیں انکو ہی سیکھنا چاہیئے اس میں سروں کا ایک سٹ ہوتا ہے۔ قیمت درجہ اول ۱۹ر درجہ دوم ۱۸ر

ڈبل سردستی ہارمونیم باجہ ۴۔ اسٹاپ



آواز نہایت ہی سُریلی و بلند

اسمیں باجہ میں دو سٹ سروں کے لگے ہوئے ہیں قیمت درجہ اول ۔۔۔

ڈبل سرفولڈنگ ہارمونیم باجہ



خواہ کرسی پر بیٹھکر پاؤں سے بجایئے خواہ فرش پر بیٹھکر ہاتھ سے قیمت درجہ اول ۔۔۔ درجہ دوم ۔۔۔ تھوڑے ہمراہ فرمایش ہر ایک ۔۔۔ روپے آنے چاہیئں نرخ دیگر بین ہارمونیم سٹینڈ کا ۔۔۔

ہارمونیم سیکھنے کی کتب

چراغ ہارمونیم	۱۲ر
رہبر ہارمونیم	۱۲ر
ہارمونیم استاد	۸ر
کلید ہارمونیم	۴ر
ہارمونیم درپن سر دو حصہ	۸ر
ہارمونیم گائیڈ ہر چہار حصہ	فی حصہ عہ
ہارمونیم مرمت سیکھنے کی کتاب	۸ر
طبلہ سیکھنے کی کتاب	۸ر
ستار سیکھنے کی کتاب	۵ر

پتہ:- مسلم ٹریڈنگ کمپنی لمیٹڈ لاہور

تمام درخواستیں و ترسیل زر بنام مینیجر ہارمونیم فیکٹری مسلم ٹریڈنگ کمپنی لاہور

ترجمۃ القرآن

قرآن مجید کے مطالب اور معانی کو آسان طور پر سمجھانیکے لیئے یہ ترجمۃ القرآن کا سلسلہ جاری کیا گیا ہے۔ اور یہ التزام کیا گیا ہے کہ ہر مہینے کم ازکم ایک پارہ ضرور شایع ہو جاوے متن کے نیچے سلیس اردو ترجمہ دیا ہوا ہے۔ اور ترجمہ ایسا معنی خیز ہے کہ معمولی اردو خوان بھی اس سے فائدہ اٹھا سکتا ہے۔ حاشیہ میں تفسیری نوٹ ہیں جس سے قرآن مجید کی عظمت اور دلائل نبوت کو پیش کرنا مقصود رکھا گیا ہے۔ حقایق و معارف قرآن کو ایسے طور پر بیان کرنیکی کوشش کیگئی ہے کہ موجودہ زمانہ کے فلسفی اور سائنس دان بھی مزہ اٹھائیں۔ ترجمہ اور نوٹ میں حضرت خلیفۃ المسیح کے درس قرآن مجید اور حضرت مسیح موعود کی

محب اطفال دوسرا نام اسکاٹس ایملشن

جو ہزاروں لاکھوں شفیق والدین نے اس خدمت کے صدمیں ویلہے۔ اس نے انکے بچوں کو تندرست کیا ہے۔ اور ایسا خوش ذائقہ ہے کہ بچے مزے سے پیتے ہیں۔ وہ بیمار بچوں کو تندرست بنا دیتا ہے اور تندرست کو توانا بنا دیتا ہے



فروخت کیلیئے سب دوا فروشوں کے ہاں موجود ہے نرخ نامہ بھی اس ایملشن کے خریدار کو جو اسکاٹ کے طریقہ شناخت کا نشان ہے ہاتھ سے جدا نہیں ہوتا

اسکاٹ اینڈ بون لمیٹڈ مینوفیکچرنگ کیمسٹ لندن